عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد: ۴۲ | ۱۶ تا ۲۲ ربیع الثانی ۱۴۴۵ھ مطابق یکم تا ۷ نومبر ۲۰۲۳ء | شمارہ: ۴۱

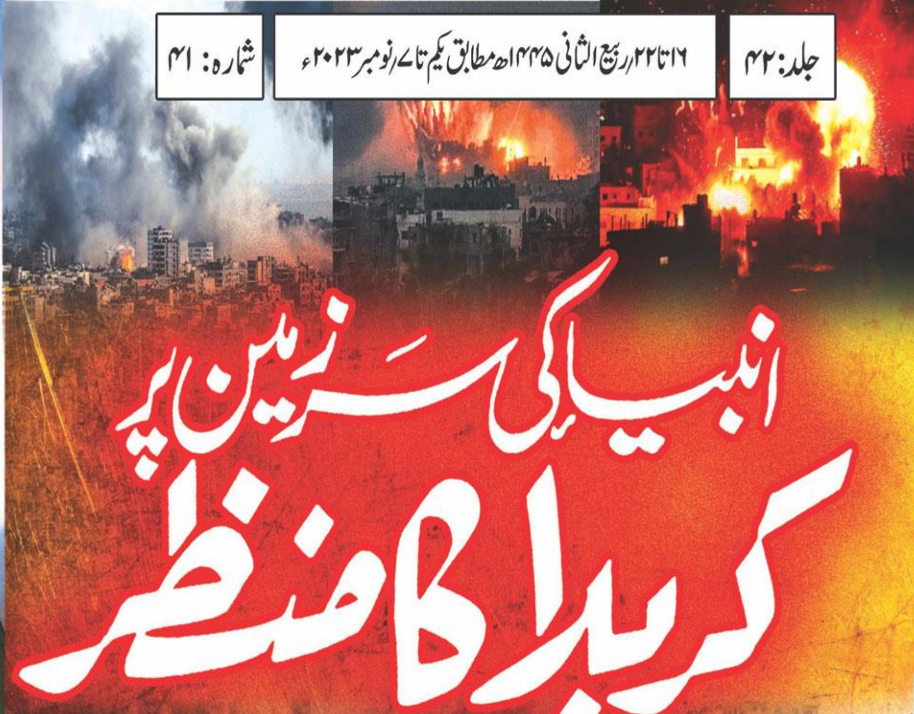

انبیاء کی سرزمین پر کربلا کا منظر

سیرتِ محمدیؐ کا پیغام

حضرت عباد بن بشرؓ

مولانا سید محمد شاہد سہارنپوری کا وصال

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

طے کرنے کے بعد حق مہر میں کمی کرنا

س:......گزارش یہ ہے کہ میری بھانجی نے اپنی پسند سے ماں باپ کی مرضی کے بغیر نکاح کرلیا، جس کا حق مہر پانچ لاکھ روپے مقرر کیا گیا تھا، یہ نکاح چونکہ خاندان سے چھپ کر کیا گیا تھا، اس لئے والدین نے کہا کہ دوبارہ نکاح سب کے سامنے ہوگا تاکہ عزت بنی رہے۔ اس دوران دونوں کے تعلقات قائم ہوگئے اب وہ اس کے بچے کی ماں بننے والی ہے۔ دوبارہ نکاح کی صورت میں لڑکے کی ماں پرانے حق مہر پر راضی نہیں جو کہ مبلغ (پانچ لاکھ) روپے تھا، اب وہ ایک لاکھ روپے مہر رکھوانا چاہتی ہیں۔ آپ سے معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ حق مہر کم لکھوانے پر شرعی طور پر کوئی گناہ تو نہیں ہے؟ اور اس طرح کرنا غیر شرعی تو نہیں۔ برائے مہربانی ہماری راہنمائی فرمائیے۔

ج:......صورت مسؤلہ میں اگر پہلا نکاح شرعی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے کیا ہے تو یہ نکاح منعقد ہوگیا، جبکہ لڑکی کے ولی نے اس کی اجازت بھی دے دی ہے۔ پہلے نکاح میں چونکہ حق مہر پانچ لاکھ مقرر ہوا تھا، اس لئے شوہر کے ذمہ اپنی بیوی کو پانچ لاکھ روپے مہر دینا واجب ہے۔ لڑکے کی ماں کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اپنی بہو کے مہر کو کم کردے، ایسا کرنے سے یہ ظالم اور غاصب شمار ہوں گے اور مہر کم کردینے سے شدید گناہگار ہوں گے، لہٰذا جو پہلے حق مہر طے ہوا تھا، اسی پر دوبارہ نکاح کرسکتے ہیں اور وہی ادا کرنا ہوگا۔

نوٹ: ہاں! اگر لڑکی اپنی مرضی سے حق مہر میں کمی کرنا چاہے تو اس کو اختیار ہے، جتنا چاہے کم کرسکتی ہے، چاہے تو بالکل ہی معاف کرسکتی ہے۔

طلاق یا خلع دینے سے انکار کرنا

س:......کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر عورت شوہر سے یہ کہے کہ: مجھے طلاق دے دو اور شوہر انکار کرے، شوہر کے انکار کرنے پر عورت کے گھر والے عدالت چلے جائیں اور خلع لے لیں، عدالت کی طرف سے عورت کو خلع ملے، مگر شوہر نہ طلاق دینے پر راضی ہے اور نہ خلع دینے پر راضی ہے، شوہر نے عدالت میں جاکر خلع دینے سے انکار بھی کیا ہے، اب آیا شریعت کی رو سے خلع واقع ہوا ہے یا نہیں؟ وضاحت فرماکر ممنون فرمائیں۔

ج:......نکاح سے علیحدگی کی دو ہی صورتیں ہیں: (۱) یا تو شوہر سے طلاق لے لی جائے، (۲) یا عدالت کے ذریعے شوہر یا اس کے وکیل کی موجودگی میں فیصلہ لے لیا جائے۔ اگر عدالت نے شوہر کو عدالت میں حاضر نہیں کیا اور نہ اس کی طرف سے کوئی وکیل مقرر کیا گیا، بلکہ صرف عورت کے بیان پر یکطرفہ طور پر تنسیخ نکاح کا فیصلہ کردیا تو یہ فیصلہ شرعاً نافذ نہیں ہوگا اور عورت بدستور شوہر کے نکاح میں رہے گی۔ لہٰذا اگر شرعی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے یہ فیصلہ حاصل کیا گیا ہے تو درست ہے، بصورت دیگر شرعاً یہ فیصلہ درست نہیں۔ جو عورت شوہر کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی، شوہر اس کو زبردستی روک کر کیا حاصل کرے گا؟ اس کو چاہئے کہ وہ ایسی عورت کو فارغ کردے، عورت کو عدالت سے رجوع کرنے کی ضرورت ہی پیش نہ آئے۔ ایسی عورت کو زبردستی نکاح میں رکھنے سے یہ خود بھی گناہگار ہوگا اور عورت بھی گناہگار ہوگی، اگر قصوروار عورت ہو تو پھر خلع دیا جاسکتا ہے اور شوہر کو خلع پر راضی ہوجانا چاہئے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

مجلس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

جلد:۴۲ ۱۶ تا ۲۲ ربیع الثانی ۱۴۴۵ھ مطابق یکم تا ۷ نومبر ۲۰۲۳ء شمارہ:۴۱

مجلسِ ادارت

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی،
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

سرپرست
حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ
مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری

مدیرِ اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیرِ اعلیٰ
مولانا اللہ وسایا

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

بیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

اس شمارے میں!

مولانا سیّد محمد شاہد سہارن پوریؒ کا وصال	۵	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ
انبیاء کی سرزمین پر کربلا کا منظر	۹	جناب اشتیاق بیگ
حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ	۱۱	ڈاکٹر عبدالرحمٰن رأفت پاشاؒ
مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ کا تجدیدی کارنامہ (۲)	۱۴	مفتی خالد محمود
سالانہ کل کراچی تقریری مسابقہ (۳)	۱۹	کارگزاری: مولانا محمد کلیم اللہ نعمان
شرائط و اوصافِ نبوت	۲۳	مولانا محمد عبداللہ چغرزئی
دعوتی و تبلیغی اسفار	۲۶	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
سیرتِ محمدی کا پیغام	۲۷	مولانا سیّد ابوالحسن علی ندویؒ

زرِ تعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر، یورپ، افریقا: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ: ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰ روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

دورِ نبوت کے تاریخ وار حالات وواقعات

عہدِ نبوت کے ماہ وسال

تالیف: علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھی ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

قسط:۵۵ فصل:....٦ ہجری کے سرایا

۷:.... سریہ زید بن حارثہؓ:.... اس سال جمادی الاخریٰ ہی میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کا سریہ بنوجذام کی طرف وادی القریٰ سے آگے حِمیٰ کی سرزمین میں بھیجا گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پانچ سوسواروں کی معیت میں بھیجا، یہ حضرات غنیمت میں ایک ہزار اُونٹ اور پانچ ہزار بکریاں لائے اور ایک سوعورتیں اور بچے قید کرلائے، اس قبیلے کے رئیس رفاعہ بن زید الجذامی اپنی قوم کے دس اَفراد کا وفد لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور اِسلام کی حلقہ بگوشی اِختیار کی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے قیدی اور تمام مویشی واپس کردیئے۔

حِمیٰ:.... بکسر مہملہ، جنگل کی سرزمین جہاں اُونچے اُونچے پہاڑ ہیں اور چاروں جانب خشک علاقہ۔

۸:.... سریہ ابوبکر صدیقؓ:.... اسی سال جمادی الاخریٰ یا رجب میں سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سریہ بنوفزارہ کی طرف وادی القریٰ بھیجا گیا، یہ سریہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے سریہ سے پہلے ہوا، اس کا ذکر ابھی آتا ہے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی رفاقت میں ایک سوصحابہؓ تھے، بہت سے کافر میدان میں کام آئے اور کچھ گرفتار ہوئے۔

وادی القریٰ:.... اس کے معنی ہیں وہ وادی جس میں بہت سے قریے ہیں، یہ وادی مدینہ کے قریب شامی حاجیوں کے راستے پر واقع ہے۔

۹:.... سریہ زید بن حارثہؓ:.... اسی سال رجب میں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا سریہ بھی بنوفزارہ کی طرف وادی القریٰ بھیجا گیا، اس وقت یہاں قبیلہ مذحج اور قضاعہ کے لوگ بھی جمع تھے، مگر جنگ کی نوبت نہیں آئی۔

۱۰:.... سریہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ:.... اسی سال شعبان میں عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا سریہ دومۃ الجندل بھیجا گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا، اپنے سامنے بٹھایا اور اپنے دست مبارک سے ان کی دستار بندی فرمائی، اور سات سواَفراد کا لشکر دے کر ان کو روانہ فرمایا، جب یہ دومۃ الجندل پہنچے تو وہاں کے لوگوں کو اِسلام کی دعوت دی، چنانچہ ان میں سے بیشتر دولتِ اسلام سے مشرف ہوئے، اور جو اِسلام نہیں لائے انہوں نے بھی جزیہ دینا قبول کیا۔ ’’دومۃ الجندل‘‘ کی تفسیر اور ضبطِ حرکات ۵ ھ کے غزوات میں گزرا۔

۱۱:.... سریہ زید بن حارثہؓ:.... اسی سال حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کا سریہ ’’مدین‘‘ بھیجا گیا، ان کے ہمراہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے غلام ضمیرہ بھی تھے، اس سریہ میں کچھ قیدی ہاتھ آئے۔

مدین:.... شعیب علیہ السلام کی قوم کا شہر، اور یہ بحرِ قلزم پر تبوک کے بالمقابل واقع ہے، دونوں کے درمیان چھ مرحلوں کی مسافت ہے، یہ تبوک سے بڑا شہر ہے۔

۱۲:.... سریہ علی بن ابی طالبؓ:.... اسی سال شعبان میں حضرت علی بن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ کا سریہ ایک سواَفراد کی معیت میں بنوسعد بن بکر کی جانب ’’فدک‘‘ بھیجا گیا، چنانچہ آپ غنیمت کے پانچ سواُونٹ اور دوہزار بکریاں لائے۔ (جاری ہے)

اداریہ

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

مولانا سیّد محمد شاہد سہارن پوریؒ کا وصال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

جامعہ مظاہر العلوم سہارن پور کے ناظم اعلیٰ، نامور عالم دین حضرت مولانا سید محمد شاہد سہارن پوری ۶؍اکتوبر ۲۰۲۳ء جمعہ کے روز قبل از مغرب سہارن پور میں انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

برکۃ العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ کے نواسے مولانا سید محمد شاہد ۲۱؍جنوری ۱۹۵۱ء جمعہ کو اپنے نانا کے گھر سہارن پور میں پیدا ہوئے۔ ۱۸؍جولائی ۱۹۵۶ء خانقاہ عالیہ رائے پور میں تعلیم کی بسم اللہ ہوئی۔ ۲۲؍فروری ۱۹۶۰ء جمعہ حضرت جی مولانا محمد یوسفؒ تبلیغ کے دوسرے امیر کے سامنے مولانا انعام الحسن کاندھلویؒ تبلیغ کے تیسرے امیر اور مولانا حکیم سید محمد ایوب کی موجودگی میں حفظ کی تکمیل ہوئی۔ کچھ عرصہ عصری تعلیم بھی حاصل کی۔ ۶؍فروری ۱۹۶۶ء کو مظاہر العلوم میں درجہ متوسطہ میں باضابطہ داخلہ ہوا اور اس سال رمضان المبارک کی تراویح میں مسجد حکیماں والی اپنی خاندانی مسجد میں قرآن مجید سنایا۔

۱۵؍جنوری ۱۹۶۹ء مولانا انعام الحسن کاندھلویؒ کی صاحبزادی سے آپ کا عقد ہوا۔ شعبان ۱۳۹۰ھ، اکتوبر ۱۹۷۰ء میں مظاہر العلوم سہارن پور سے دورہ حدیث مکمل کیا۔ حضرت مولانا محمد یونس جونپوری کے ہاں بخاری شریف و مسلم شریف، مولانا محمد عاقل صاحب کے ہاں ابوداؤد اور نسائی شریف، مولانا مفتی مظفر حسین کے ہاں ترمذی شریف، مولانا اسعد اللہ صاحب کے پاس طحاوی شریف پڑھیں۔ اگلے سال دسمبر ۱۹۷۰ء سے اکتوبر ۱۹۷۱ء تک بیضاوی، مدارک، درمختار، ملاحسن، دیوان متنبی پڑھ کر تکمیل کا کورس مکمل کیا۔ شوال ۱۳۹۲ھ مطابق اکتوبر ۱۹۷۲ء سے مظاہر العلوم میں تدریس کا آغاز کیا اور دم واپسیں تک مظاہر العلوم ہی میں متوسطہ سے دورہ حدیث شریف تک اسباق پڑھائے۔ تدریس میں بھی مولانا سید محمد شاہد سہارن پوریؒ اپنے بزرگوں کی روایات کے امین رہے۔

مولانا سید محمد شاہد سہارن پوری کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اپنی پیدائش سے لے کر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی کے وصال تک ان کے شب وروز اپنے نانا شیخ الحدیث کے زیر تربیت وزیر سایہ گزرے۔ ان کی فضیلت کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ درس وتدریس، تصوف وتبلیغ، تصنیف وتالیف، مظاہر العلوم کے نظم ونسق میں حضرت شیخ الحدیث کی روایات کا پرتو لئے ہوئے تھے۔ مظاہر العلوم کی تعمیر وترقی، تعلیمی وتربیتی ماحول کو وہ عروج بخشا جو آپ کا ہی حصہ تھا۔ آپ بیک وقت مظاہر العلوم کی نظامت اور نظام الدین دہلی کے تبلیغی مرکز کی خدمت دونوں کو اپنے ساتھ لے کر چلے۔ مظاہر اور نظام الدین کے معاملات کے مدوجزر میں بہت ہی امن وسلامتی، دوربینی اور بیدار مغزی اور بالغ نظری سے حالات کی کشتی کو صحیح سمت پر منزل ساحل پر جا کر اتارا۔

جامعہ مظاہر العلوم کی تاریخ، اس کی خدمات، مظاہر العلوم کے فضلاء کے حالات واقعات پر ایسی شاندار اور وقیع کئی کتابیں تحریر کیں جو تاریخ میں اپنے مثالی کردار کی حامل ہیں۔ مظاہر العلوم کی تاسیس سے لے کر اس وقت تک کی مکمل تاریخ کا ایسا نقشہ قلم بند کیا کہ برصغیر کی پوری تاریخ کا خلاصہ بھی قلم بند ہو گیا۔ تاریخ مظاہر اور خدمات مظاہر پر شاہ کلید کی حیثیت رکھتے تھے۔

مولانا سید محمد شاہد سہارن پوری کے بیرون کے بہت تبلیغی اسفار ہوئے۔ جہاں تشریف لے جاتے اپنی باغ و بہار شخصیت کی یادیں چھوڑ آتے۔ ان کا ایک تبلیغی و علمی بہت بڑا حلقہ تھا۔ حضرت شیخ الحدیث کی علمی جانشینی اور ان کے خاندان کے جملہ اکابر کی روایات کے آپ علمبردار تھے اور اس بات میں کوئی مبالغہ نہیں کہ وہ عبقری انسان تھے۔ شب و روز دینی تعلیم کو ترویج دینے اور پروان چڑھانے میں آپ کا ایک مثالی کردار رہا۔ درجنوں کتابیں آپ کی قلمی یادگار ہیں۔ جس میں بعض کئی جلدوں میں ہیں۔

۱۹۹۳ء سے جامعہ مظاہر علوم کے امین عام تھے، اس وقت اپنے حالات زندگی حیات مستعار کے نام سے لکھ رہے تھے، جس کی تین جلدیں منظر عام پر آ چکی ہیں۔ چوتھی اور آخری جلد زیر تصنیف تھی، جامعہ مظاہر العلوم اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے باہمی تعلقات پر ایک دستاویزی کتاب ''دو علمی آبشار'' طباعت کے لئے پریس جا چکی ہے۔

ماہنامہ مظاہر العلوم کے مدیر مولانا عبداللہ خالد قاسمی، مولانا شاہد سہارن پوری جامعہ مظاہر العلوم کے ناظم اعلیٰ کی بابت لکھتے ہیں کہ:

''مدرسہ کے داخلی و خارجی معاملات و مسائل پر بڑی گہری نظر رکھتے تھے، طلبہ کے مسائل، تعلیمی سرگرمیوں پر نظر، اس کے استحکام کے لئے مسلسل کوشش، مدرسہ کے مالیاتی نظام کو باریک بینی سے دیکھنا اور اس کے سلسلہ میں صائب اور درست فیصلے کرنا۔ یہ وہ امتیازی خصوصیت تھی جن کی بناء پر برملا یہ کہا جاتا ہے کہ مظاہر علوم کی تاریخ میں ایسی جفاکش، محنتی اور تدبیر و تدبر کی حامل شخصیت نہیں گزری۔''

مولانا سید محمد شاہد سہارن پوری کے عہد نظامت میں جامعہ مظاہر العلوم میں تحفظ ختم نبوت پر تخصص کا شعبہ قائم کیا گیا جس کے مسئول آپ تھے آپ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مطبوعات کا سینکڑوں کتابوں پر مشتمل سیٹ منگوایا۔ قدیم کتب کے فوٹو بھجوائے گئے۔ آپ سے ایک غائبانہ تعلق قائم ہوا۔ آپ رائے ونڈ کے تبلیغی اجتماع پر تشریف لائے فقیر زیارت کے لئے جا پہنچا۔ ان کی علمی، ادبی، معلوماتی باوقار گفتگو نے ان کا گرویدہ بنا دیا۔ ایک بار حضرت مولانا فضل الرحمن مدظلہم کی نوازش سے (انڈیا میں) جمعیۃ علماء ہند کے زیر اہتمام حضرت شیخ الہند سیمینار پر جانا ہوا۔ اس موقع پر مظاہر العلوم بھی حاضری کی بابت اپنے تاثرات لکھے۔ ملاحظہ ہوں:

''وفد کی سہارن پور میں حاضری:

سرہند شریف سے چل کر آگے قافلہ کی منزل سہارن پور تھی۔ شیخ الحدیث، برکۃ العصر، حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ کے جانشین حضرت مولانا محمد طلحہ کاندھلوی کے ہاں حاضری تھی اور عشائیہ تھا۔ سرہند شریف سے چلے، راستہ میں انبالہ سے گزرے، مغرب بھی کسی پٹرول پمپ پر حضرت قائد محترم کی امامت میں پڑھی۔ عشاء کے بعد سہارن پور پہنچے۔ میرے مخدوم حضرت مولانا سید محمود میاں نے راستہ میں بتایا کہ سہارن پور کا اصل نام شاہ ہارون پور تھا۔ وہ اس شہر کے بانی تھے۔ زمانہ گزرنے سے شاہ ہارون پور سے سہارن پور ہو گیا۔ اس طرح آپ نے بتلایا کہ لاہور میں ایک گیٹ ''مستی گیٹ'' ہے۔ اس کا اصل نام مسجدی گیٹ تھا۔ اس گیٹ کے ساتھ مسجد ہے۔ مسجد کو پنجابی میں مسیت کہتے ہیں تو مسیتی گیٹ ہوا پھر آگے چل کر ''مستی گیٹ'' ہو گیا۔

رات عشاء کے بعد سٹی سنٹر میں واقع حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے مکان پر حاضر ہوئے۔ حضرت مولانا سید محمد شاہد سہارنپوری استاذ الحدیث، ناظم مظاہر العلوم کی سربراہی میں مدرسے کا عملہ، منتہی طلباء اور خواص استقبال کے لئے جمع تھے۔ ایک ایک گاڑی مکان کے دروازہ پر لگتی، مہمان اترتے۔ مصافحہ ومعانقہ ہوتا۔ مہمان گھر کی طرف روانہ ہوتے پھر دوسری گاڑی لگتی۔ جب ہماری گاڑی لگی، فرنٹ سیٹ سے مولانا امجد خان اترے۔ استقبال ہوا۔ اس کے بعد فقیر نے دروازہ کھولا۔ اترنے کے لئے سنبھلا۔ گاڑی سے سر نکالا تو مولانا سید محمد شاہد سہارنپوری نے پہچان لیا۔ بڑی محبت سے اعلان کرتے ہوئے خوب زور زور سے فرما رہے ہیں: ''لو ہمارے مولانا اللہ وسایا بھی آ گئے۔'' اب طلباء اور اساتذہ نے فقیر کو گھیر لیا۔ حضرت مولانا محمد طلحہ کاندھلوی سے ملے۔ فقیر ابھی بیٹھنے بھی نہ پایا تھا کہ ایک دفعہ پھر ارتعاش پیدا ہوا کہ میر کارواں قائد محترم حضرت مولانا فضل الرحمٰن تشریف لائے۔ حضرت مولانا محمد طلحہ کاندھلوی نے بازو آپ کے گلے میں حمائل کئے۔ اس منظر کو دیکھ کر محبت کے مارے آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے۔ اب تمام آ چکے تو حضرت مولانا محمد شاہد صاحب نے مجھے فرمایا کہ رائیونڈ سے واپسی پر ''احتساب قادیانیت'' کی باون جلدیں لے کر آیا تھا۔ بارہ ہزار جہاز والوں کو کتاب کا کرایہ دینا پڑا۔ لیکن مکمل سیٹ لیکر آیا تھا۔ آج وہ سیٹ طلباء کو مطالعہ کے لئے جو ختم نبوت پر تخصص کر رہے ہیں، ان کو دینا تھا۔ آپ کا تذکرہ وتعارف ہوا۔ گھنٹہ بھر کتاب کا تعارف ہوا۔ معلوم بھی نہیں تھا کہ آپ آج آئیں گے۔ آپ کو دیکھا تو دل باغ باغ ہو گیا۔

حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے مکان کا نقشہ:

قارئین! یہ حضرت شیخ الحدیث کا مکان ہے۔ آج ہم وہاں ہیں جہاں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد یحییٰ کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ عبدالرحیم رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ، بانی تبلیغی جماعت مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد یوسف کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر مولانا محمد ہارون رحمۃ اللہ علیہ تک، سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر مولانا سید اسعد مدنی رحمۃ اللہ علیہ تک، غرض برصغیر کی کوئی اہم دینی وعلمی شخصیت ایسی نہیں جس نے یہاں قدم نہ ٹکائے ہوں۔ آج وہاں اس اعزاز کے ساتھ حاضری، بھلا تصور تو کریں؟ وہی مکان، میرے خیال میں ایک اینٹ کا بھی اضافہ نہیں ہوا۔ وہی پرانا دستی ہینڈ پمپ (نلکا) بس دیکھتے ہی رہ گیا۔ دیوانوں کی طرح محو حیرت ہوں۔ وضو سے فارغ ہوا۔ مولانا محمد شاہد صاحب نے پھر پکارا: ادھر آیئے! فقیر جہاں کھڑا تھا، بیٹھ گیا۔ وہ مسکرا کر خاموش ہو گئے۔ حضرت مولانا زاہد الراشدی رش سے بچنے کے لئے فقیر کے قریب ہوئے۔ دسترخوان لگا۔ برکتوں اور محبتوں کا پرتو لئے ہوئے تھا۔ کھانا سے فارغ ہوئے۔ حضرت مولانا محمد طلحہ کاندھلوی مدظلہ سے اطمینان سے مصافحہ ہوا۔ دعائیں لیں۔ اور مسجد آ گئے۔ یہ محلہ کی جامع مسجد جہاں سالہا سال حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے اعتکاف کیا۔

قائد جمعیت کا جامعہ مظاہر العلوم میں خطاب:

سنن ونوافل، وتر سے فارغ ہوئے تو حضرت مولانا سید محمد شاہد صاحب سہارنپوری نے اعلان کیا۔ تمام اساتذہ، طلباء منبر کے قریب جمع ہو گئے۔ اچھا بھلا جلسہ کا سماں بن گیا۔ حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب نے علم، علماء، طالب علم، کتاب، مدرسہ، حدیث، مسند حدیث، حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ پر اتنی مربوط وجامع گفتگو کی جو کلام الملوک کا مصداق تھی۔ جامع ومختار خطاب پر اہل علم جھوم جھوم اٹھے۔

مظاہر العلوم میں شعبہ ختم نبوت:

گاڑیوں میں بیٹھنے کے بجائے مسجد ومدرسہ کی وسیع وعظیم خوبصورت عمارت سے نکلے تو سڑک کے اس پار ''شیخ الحدیث منزل'' تھی۔ جو کئی منزلہ اور فن تعمیر کا شاہکار، نئی، چمکدار اور آب دار۔ وہاں چائے پی تو مولانا راشد صاحب گورکھپوری نے تعارف کرایا۔ جو تخصص ختم نبوت کے شعبہ میں مدرس ہیں۔ اپنی

کلاس تخصص میں لے گئے۔ کتابوں کو دیکھا۔ پاکستان میں شائع شدہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جملہ اہم کتب موجود تھیں ''قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ'' جسے اس فقیر نے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید ؒ کے حکم پر تخریج کرکے ملتان سے شائع کیا تھا۔ اس پاکستانی نسخہ کا عکس ہندوستان میں طبع کیا گیا ہے۔ اسے دیکھا تو گمان نہیں، یقین ہونے لگا کہ حق تعالیٰ فقیر کی بخشش ضرور فرمائیں گے۔ خیر کیا عرض کروں۔ بہت خوشی ہوئی۔ اتنے میں حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری تشریف لائے۔ بہت ہی خوشی کا اظہار فرمایا۔ مبارک باد دی۔ وفد گاڑیوں میں بیٹھا۔ حسرت بھری نظروں سے مظاہر العلوم کے جاہ وجلال، بزرگوں کی محنت اور ان کے قدموں کے نشان پر خود کو کھڑا پا کر جو مسرت حاصل ہوئی، اسے سمیٹتے ہوئے گاڑیوں میں کیا بیٹھے۔ بس بٹھا دیئے گئے۔

دارالعلوم دیوبند کی طرف روانگی:

گاڑیاں چلیں تو سامنے دارالعلوم دیوبند جانے والی سڑک، پشت کی جانب مظاہر العلوم۔ ہاں قبلہ! وہ مظاہر جسے حضرت مولانا احمد علی شارح بخاری ؒ، محدث سہارنپوری ؒ نے قائم کیا۔ حضرت مولانا احمد علی محدث سہارنپوری ؒ کے شاگرد حضرت مولانا پیر مہر علی شاہ گولڑوی ؒ اور حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی ؒ بھی تھے۔ اس ماحول سے کیونکر رخصتی ہوئی؟ کیفیات بیان کروں بھی تو کیسے؟ کل سے انڈیا میں پھر رہے ہیں اور اب رات گئے دیوبند جارہے ہیں۔ حضرت مولانا سید محمود میاں مہتمم جامعہ مدنیہ جدید، حضرت مولانا سید محمد میاں ؒ ناظم عمومی، جمعیت علماء ہند کے پوتے ہیں۔ آپ کا خاندان آگے چل کر حاجی عابد حسین ؒ سے جاملتا ہے۔ جو دارالعلوم دیوبند کے بانی رکن تھے۔ مولانا سید محمود میاں ؒ نے حالات وواقعات سہارنپور ودیوبند کے تذکروں پر مشتمل سنائے۔ گاڑیاں شہر کے وسط سے چلی تھیں۔ نکلتے نکلتے پورے شہر کا نظارہ ہوگیا۔ گویا حضرت شیخ الحدیث ؒ کی ''آپ بیتی'' کا دیدار ہوگیا۔ وہ ریلوے سٹیشن جہاں سے حضرت مدنی ؒ اتر کر آرہے ہیں اور پھر یوں سڑک کے راستے رائے پور جارہے ہیں۔ وائے عاشقی! میں کیا بیان کروں؟ کیا ترک کروں؟'' (ایک ہفتہ شیخ الہند کے دیس میں ص ۲۹ تا ۳۲)

ایک بار رائے ونڈ کے اجتماع پر مولانا محمد شاہد سہارنپوری تشریف لائے ان دنوں آپ ''تحریک آزادی میں مظاہر العلوم کے کردار'' پر لکھ رہے تھے۔ کسی زمانہ میں مجلس احرار اسلام کل ہند کی سہارنپور کا یونٹ ''ہفت روزہ افضل سہارنپور'' شائع کرتا تھا۔ مولانا شاہد کو اس کی فائل درکار تھی۔ ان کے علم میں تھا کہ اس ماہنامہ کی فائل مجلس تحفظ ختم نبوت کی ختم نبوت لائبریری میں ہے۔ آپ نے رائے ونڈ سے فون کرایا کہ اس کی فائل دو دن کے لئے مجھے لاہور بھجوائی جائے۔ راقم نے عزیزی مولانا حافظ محمد انس سے عرض کی یہ فائل آپ لے کر جائیں۔ آپ ان کو لاہور پہنچائیں اور ان سے عرض کریں کہ تسلی سے اس پر کام کرکے بھجوادیں۔ ضرورت ہو تو ساتھ بھی لے جاسکتے ہیں۔ استفادہ کے بعد واپس آجائے گی۔ اس پیغام پر ان کی طبیعت شگفتہ ہوگئی۔ لیکن ایسے ضابطہ کے انسان تھے کہ حافظ محمد انس صاحب کو روک لیا، دو دنوں میں دن رات کرکے پوری فائل کمپیوٹر میں محفوظ کرکے واپس دی۔ آنے جانے کا اصرار کے ساتھ کرایہ بھی دیا۔ انس کے لئے مارے احترام کے انکار کا یارا نہ رہا۔

شائع کی تو ملتان بھی بھجوائی، اس کے بعد ایک بار رائے ونڈ آئے یاد بھی فرمایا۔ فقیر پہلے سے طے شدہ سفر پر تھا۔ حاضری نہ ہو پائی۔ اب تو آپ چلے گئے جہاں سب نے جانا ہے۔ وہ ایک عالم ربانی، عظیم مدرس، عظیم متکلم، نامور صاحبِ قلم اور خوبیوں کا مرقع تھے۔ ان کے جانے کے بعد مدتوں یہ خلا پُر ہوتا نظر نہیں آتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ تو بہرحال ہر چیز پر قادر ہیں اور اس میں کلام نہیں۔ حق تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں، آمین ثم آمین!

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

انبیاء کی سرزمین پر کربلا کا منظر

اشتیاق بیگ

فلسطین کو انبیاء کی سرزمین کہا جاتا ہے۔ اس مقدس سرزمین پر ایک نہیں بلکہ کئی انبیاء نے سکونت اختیار کی۔ یہی وجہ ہے کہ فلسطین ہر مسلمان کے دل کی دھڑکن اور یہ سرزمین اسلام کی جان ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فلسطین کی طرف ہجرت فرمائی، حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کو نجات اسی سرزمین پر ملی، حضرت داؤد علیہ السلام نے اسی سرزمین پر سکونت اختیار کی، حضرت سلیمان علیہ السلام نے اسی سرزمین پر بیٹھ کر دنیا پر حکومت کی، حضرت ذکریا علیہ السلام کا محراب اسی مقام پر ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام اِسی ملک کے بارے میں کہتے تھے کہ یہاں داخل ہوجاؤ، یہ مقدس شہر ہے۔ اسی سرزمین پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی، انہیں زندہ اِسی سرزمین سے آسمان پر اٹھالیا گیا اور قیامت سے قبل وہ اِسی سرزمین پر اتریں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِسی سرزمین سے مسجد اقصیٰ میں تمام انبیائے کرام کی نماز میں امامت کے بعد اللہ تعالیٰ سے ملاقات کیلئے معراج پر تشریف لے گئے جہاں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے پنج وقتہ نماز کی ادائیگی کا حکم دیا۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں پہلی مسجد، مسجد الحرام اور دوسری مسجد، مسجد اقصیٰ بنائی۔

فلسطین کی مقدس سرزمین آج پھر لہولہو ہے، وہاں بسنے والے مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی جارہی ہے، ان پر انہی کی زمین تنگ کردی گئی ہے اور اسرائیلی وزیراعظم نے فلسطینیوں کو انہی کی سرزمین چھوڑنے کا الٹی میٹم دے دیا ہے جسے فلسطینیوں نے مسترد کردیا ہے۔ غزہ پر اسرائیل کی بے رحمانہ بمباری کا سلسلہ 10 روز سے جاری ہے، صورتحال سنگین سے سنگین تر ہوتی جارہی ہے۔ اسرائیل نے غزہ پر اتنے بم گرائے ہیں کہ اتنے بم امریکا نے افغانستان پر نہیں گرائے تھے۔ اسرائیلی بمباری کے نتیجے میں شہید فلسطینیوں کی تعداد 3 ہزار سے تجاوز کرگئی ہے اور ایک ہزار سے زائد افراد ملبے تلے دبے ہیں جبکہ 10 لاکھ افراد بے گھر ہوچکے ہیں۔ دنیا میں جنگوں کے بھی آداب ہوتے ہیں جس میں بچوں، عورتوں، بوڑھوں اور اسپتالوں کو نشانہ نہیں بنایا جاتا مگر اسرائیل کسی بھی بین الاقوامی قانون کو خاطر میں نہیں لارہا۔ سوشل میڈیا پر بچوں کی لاشیں اور ماؤں کی آہ و بکا دیکھ کر آنکھیں نم ہوجاتی ہیں اور کلیجہ پھٹنے لگتا ہے۔

اقوام متحدہ کے انتباہ کے باوجود اسرائیل نے غزہ کا مکمل محاصرہ کرکے خوراک، پانی، ادویات اور ایندھن کی فراہمی بند کردی ہے۔

آج فلسطین جل رہا ہے۔ نہتے فلسطینی اسرائیل کے بمبار جہازوں کے نشانے اور بموں کی زد میں ہیں جبکہ مغربی میڈیا کی کوشش ہے کہ مظلوم فلسطینیوں کو ظالم کے طور پر پیش کیا جائے۔ اسرائیل اپنی ناجائز حکومت اور ناپاک وجود کو قائم رکھنے کیلئے فلسطینیوں کا قتل عام کررہا ہے جبکہ انسانی حقوق کے چمپئن امریکا، یورپ اور بھارت تماشائی بنے بیٹھے ہیں اور اسرائیل کا ساتھ دے رہے ہیں جس سے ان کا مکروہ چہرہ بے نقاب ہوگیا ہے۔ اقوام متحدہ بھی امریکا کے سامنے بے بس اور غیر فعال نظر آرہا ہے جس سے اسرائیل کی حوصلہ افزائی ہورہی ہے اور وہ غزہ کی پٹی پر زمینی کارروائی کیلئے بھی پر تول رہا ہے۔ ایسے میں پاکستان اور ترکیہ نے کہا ہے کہ اسرائیل، فلسطینیوں کی نسل کشی کررہا ہے اور فلسطینیوں پر ظلم ناقابل قبول ہے۔ ایران نے اقوام متحدہ کے ذریعے اسرائیل کو خبردار کیا ہے کہ اگر غزہ میں زمینی آپریشن شروع ہوتا ہے تو ایران سخت ردعمل دے گا جبکہ دیگر اسلامی ممالک صرف مذمتی بیانات اور فریقین کو صبر و تحمل کی تلقین کرنے تک محدود ہیں۔ تاہم ان ممالک کے عوام اپنے فلسطینی بھائیوں کے ساتھ یکجہتی کیلئے سڑکوں پر نکل آئے ہیں۔ پاکستان اور مراکو سمیت امریکا، یورپ، آسٹریلیا، کینیڈا، افریقا اور

مشرق وسطیٰ کے کئی ممالک میں اسرائیلی جارحیت کے خلاف، مظلوم فلسطینیوں کے حق میں مظاہرے اور ریلیاں نکالی جارہی ہیں جس میں اسرائیلی جارحیت کی مذمت کرتے ہوئے مظلوم فلسطینیوں کا مقدمہ عالمی سطح پر اٹھانے کا مطالبہ کیا جارہا ہے جبکہ مسجد الحرام سمیت تمام بڑی مساجد میں خصوصی دعائیں مانگی گئیں۔

ایسے میں جب غزہ کے عوام کیلئے ہر دن قیامت سے کم نہیں، اسلامی ممالک کی تنظیم او آئی سی نے غزہ کی صورتحال پر 18 اکتوبر کو جدہ میں اجلاس طلب کرکے اپنی ذمہ داری پوری کردی ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ او آئی سی اپنے پلیٹ فارم سے سخت قرارداد پیش کرے اور اقوام متحدہ پر اسرائیل پر فوراً جنگ رکوانے کیلئے دباؤ ڈالے۔ساتھ ہی او آئی سی کو چاہئے کہ وہ عالمی عدالت انصاف میں غزہ میں مسلمانوں کے قتل عام اور نسل کشی پر اسرائیلی وزیراعظم کے خلاف مقدمہ دائر کرے۔ یاد رہے کہ بوسنیا میں مسلمانوں کے قتل عام پر یوگوسلاویہ کے سلوبدان ملوسک کو عالمی عدالت انصاف نے مجرم قرار دیتے ہوئے سزا سنائی تھی۔اگر ایسا نہ کیا گیا تو فلسطینیوں کے قتل عام کا سلسلہ جاری رہے گا۔ اطلاعات ہیں کہ اسرائیل، مسجد اقصیٰ کو شہید کرنے کی منصوبہ بندی کررہا ہے اور فلسطین پر مکمل قبضہ کرنا چاہتا ہے۔اسرائیل پر ہونے والا حماس کا حملہ بھارت کیلئے بھی ایک سبق ہے، جب آپ ظلم کی انتہا کرکے آزادی کی آواز اٹھانے والوں کو دیوار سے لگادیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ آپ نے ان کو اور ان کی آواز کو دبادیا ہے تو ایسے ہی سانحے جنم لیتے ہیں۔اگر کوئی ظالم کسی قوم کے علاقے پر قابض ہوجائے، 30 لاکھ افراد قیدی بنالئے جائیں اور ان کے ساتھ غیر انسانی سلوک روا رکھا جائے تو وہ خاموش کیسے رہیں گے۔غزہ کے فلسطینیوں نے بھی یہی سوچا کہ ہم کیوں نہ ظالموں کو بھی ساتھ لے کر مریں۔

انبیاء کی سرزمین فلسطین آج کربلا کا منظر پیش کررہی ہے۔ اسرائیل کے محاصرے اور پانی بند کرنے سے غزہ کے عوام پانی کو ترس رہے ہیں۔ اگر 1400 سال پہلے اس وقت تمام مسلمان مظلوموں کا ساتھ دیتے تو شاید سانحہ کربلا پیش نہ آتا۔ وقت آگیا ہے کہ مسلم دنیا اسرائیل کی بربریت کے خلاف فلسطینی عوام کی آواز بنے۔ اگر آج بھی دنیا کے دوارب مسلمان ایک آواز بن جائیں اور او آئی سی صرف مذمتی بیانات تک محدود نہ رہے تو مسلمانوں کی نسل کشی اور کربلا جیسے دوسرے سانحے کو روکا جاسکتا ہے۔

(بشکریہ روزنامہ جنگ کراچی، ۱۸/اکتوبر ۲۰۲۳ء)

☆☆ .... ☆☆

ختم نبوت کانفرنس، کہروڑپکا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۸/اکتوبر کو کہروڑپکا کے کمیونٹی باغ قاسم پارک میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت مولانا منیر احمد منور نے کی۔ کانفرنس کا آغاز قاری نصیر احمد کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ کانفرنس سے امیر مرکزیہ حضرت حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ، شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، شیخ الحدیث حضرت مولانا زبیر احمد صدیقی شجاع آباد، استاذ المبلغین مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، بریلوی مسلک کے حضرت مولانا غلام دستگیر اور مولانا محمد مشرف نے خطاب کیا۔نعتیہ کلام حضرت الامیر مدظلہ کے خادم جناب محمد جعفر اور مولانا شاہد عمران عارفی نے پیش کیا۔مقررین نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت اور اس کے محافظ قوانین ہمیں اپنی جان، مال، اولاد سے زیادہ پیارے ہیں۔ہم اپنی جانوں پر کھیل کر اس کی حفاظت کریں گے۔کسی طالع آزما کو ان قوانین میں ترمیم نہیں کرنے دیں گے۔ نیز علمائے کرام نے کہا کہ یہ قوانین ہزارہا جانیں قربان کرکے معرض وجود میں آئے، ان شہدائے ختم نبوت کے خون سے غداری کسی صورت ہمیں برداشت نہیں ہوگی۔ نیز مقررین نے کہا کہ امسال ستمبر اور اکتوبر دونوں مہینوں میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے سینکڑوں چھوٹے بڑے اجتماعات منعقد کرکے نئی نسل میں بیداری کی لہر پیدا کردی گئی ہے۔جن میں لاکھوں عوام وخواص نے تجدید عہد کا اعلان کیا ہے۔ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے فرمایا کہ آئندہ سال قومی اسمبلی کے فیصلہ کو پچاس سال پورے ہورہے ہیں۔ ہم آئندہ سال گولڈن جوبلی کے طور پر منائیں گے، سال رواں سے بھی زیادہ کانفرنسیں اور اجتماعات منعقد ہوں گے۔ کانفرنس کا اہتمام وانصرام مولانا منیر احمد ریحان، مولانا مفتی ظفر اقبال سمیت دیگر ذمہ داروں نے کیا۔ (رپورٹ:.... ذبیح فاروقی)

’’صُوَرٌ مِنْ حَيَاةِ الصَّحَابَة‘‘

زندگیاں صحابہ رضی اللہ عنہ کی

حضرت عبّاد بن بِشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

’’جو شخص پیروی کرنا چاہے، اسے ان لوگوں کی پیروی کرنی چاہیے جو وفات پا چکے ہیں۔ اس لئے کہ آدمی جب تک زندہ رہتا ہے، اس کے فتنے میں پڑنے اور دین حق سے ہٹ جانے کا خطرہ رہتا ہے۔ وہ لوگ جن کی پیروی کرنی ہے؛ اصحابِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، وہ لوگ اس امت کے افضل ترین افراد تھے، ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری تھی، وہ دین کا گہرا علم رکھتے تھے، اور تکلف سے دور تھے، ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی صحبت اور اپنے دین کی اقامت کے لیے منتخب فرمایا تھا۔ مسلمانو! تم ان کا مقام پہچانو، ان کے پیچھے چلو اور ان کے اخلاق وسیرت کو حتی الامکان مضبوطی سے پکڑو، اس لیے کہ وہ لوگ صراطِ مستقیم اور اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی راہِ ہدایت پر تھے۔‘‘ (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

تصنیف: ڈاکٹر عبدالرحمٰن رأفت پاشا مرحوم (مصر)
مترجم: مولانا اقبال احمد قاسمی، یو کے اسلامک مشن

’’عباد بن بشرؓ‘‘ دعوت محمدیہ کی تاریخ میں ایک نہایت درخشاں اور تابندہ نام ہے۔ اگر آپ عبادت گزاروں کے درمیان تلاش کریں تو ان کو صاحبِ تقویٰ، پاکیزہ خصلت اور خدائے عزوجل کی بارگاہ میں کھڑے ہوکر قرآن پڑھنے والا پائیں گے اور اگر بہادروں اور سُورماؤں میں ڈھونڈیں تو ان کو سرفروش، حامیٔ اسلام اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے معرکوں میں گھسنے والا دیکھیں گے اور اگر گورنروں اور والیوں میں دیکھیں تو یہ مسلمانوں کے مال کے محافظ اور امین نظر آئیں گے۔ یہاں تک کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کے اور ان کے قبیلے کے دو دوسرے حضرات کے متعلق فرمایا تھا کہ انصار میں تین آدمی ایسے ہیں کہ فضل وشرف میں کوئی ان سے برتر نہیں ہے، اُن تینوں کا تعلق بنی عبدالاشہل سے ہے، اور وہ ہیں: سعد بن معاذ، اُسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہم اجمعین۔

اُس وقت جب افق یثرب پر آفتابِ اسلام کی شعاعیں ضوفگن ہوئی تھیں، حضرت عباد بن بشر کی نوجوانی اور عنفوانِ شباب کا زمانہ تھا۔ ان کے چہرے سے عفت وطہارت کی تازگی و شادابی ہویدا تھی اور ان کے رویے اور طریقِ کار سے پختہ عمر والوں کی سی سنجیدگی اور متانت نمایاں تھی، حالانکہ اس وقت ان کی عمر ابھی پچیس سال سے متجاوز نہیں تھی۔

جب نوجوان مکی داعیٔ اسلام، حضرت مصعبؓ بن عمیر سے ان کی ملاقات ہوئی تو ایمانی روابط، کریمانہ عادات و خصائل اور شریفانہ اخلاق واطوار نے بہت جلد ان دونوں کے دلوں میں الفت ومحبت اور یکجہتی و ہم آہنگی پیدا کر دی اور جب انہوں نے حضرت مصعب بن عمیرؓ کو اپنی بلند و پُرجوش آواز اور دلکش و پُرسوز لہجے میں قرآن کریم کی تلاوت کرتے سنا تو کلام الٰہی کی محبت ان کے دل کی اتھاہ گہرائیوں میں اتر گئی اور سُویدائے قلب کی لامحدود وسعتوں پر چھا گئی اور انہوں نے قرآن کریم کی تلاوت کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیا۔ رات ہو، دن ہو، سفر ہو، حضر ہو ہر وقت اور ہر جگہ اسے پڑھتے رہتے تھے، یہاں تک کہ صحابہ کرامؓ کے درمیان وہ ’’امام‘‘ اور ’’صدیقِ قرآن‘‘ کے لقب سے مشہور ہوگئے۔

ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجرۂ عائشہ صدیقہؓ میں جو مسجد نبوی سے متصل تھا۔ تہجد میں مصروف تھے۔ آپ نے حضرت عباد بن بشر کی آواز سنی، جو اپنی نمناک اور لوچدار آواز میں قرآن کریم کی قرأت اس طرح کر رہے تھے جیسا جبرئیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلبِ مبارک پر نازل کیا تھا، تو حضرت صدیقہؓ کو متوجہ کرتے ہوئے فرمایا:

’’عائشہ! یہ عباد بن بشر کی آواز ہے۔‘‘

’’ہاں، اے اللہ کے رسول!‘‘ انہوں نے جواب دیا۔

’’اللّٰھم اغفرلہ۔‘‘ خدایا! ان کی مغفرت فرمادے۔‘‘ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لئے دعا فرمائی۔

حضرت عباد بن بشرؓ تمام غزوات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمرکاب رہے اور ہر ایک میں انہوں نے ایسے ایسے شاندار کارنامے انجام دیئے، جو ایک حامل قرآن کے شایان شان تھے۔انہیں میں سے ایک یہ ہے:

غزوۂ ذات الرّقاع سے فارغ ہونے کے بعد واپس لوٹتے ہوئے رات گزارنے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کے ساتھ ایک گھاٹی میں قیام فرمایا۔اس غزوے کے دوران کسی مسلمان نے ایک مشرک عورت کو اس کے شوہر کی غیر موجودگی میں گرفتار کرلیا تھا۔ واپس آ کر جب اس نے اپنی بیوی کونہیں پایا تولات وعزیٰ کی قسم کھاتے ہوئے کہا کہ:’’میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اوران کے اصحابؓ کا ضرور پیچھا کروں گا اور ان کا خون بہائے بغیر واپس نہیں لوٹوں گا۔‘‘

جب مسلمان اپنی سواریوں کو بٹھا کر ان کے کجاوے اتار چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: ’’آج رات ہماری پاسبانی کون کرے گا؟‘‘

’’اے اللہ کے رسول! یہ خدمت ہم انجام دیں گے۔‘‘ حضرت عبادؓ بن بشر اور حضرت عمار بن یاسرؓ نے کھڑے ہوکر کہا۔ مہاجرین جب مدینہ آئے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان مواخاۃ قائم کی تھی۔ جب یہ دونوں حضرات پہرہ دینے کے لئے گھاٹی کے دہانے پر پہنچے تو حضرت عباد بن بشرؓ نے اپنے بھائی عمار ابن یاسرؓ سے پوچھا کہ آپ رات کے کس حصے میں آرام کرنا پسند کریں گے، نصف اول میں یا نصف آخر میں؟ تو حضرت عمارؓ نے جواب دیا کہ میں نصف اول میں آرام کروں گا، اور یہ کہہ کر وہ ان کے قریب ہی لیٹ گئے۔

رات سنسان، پُرسکون اور تاریک تھی۔ ہر طرف خاموشی کا پہرہ تھا۔آسمان پر ستارے اور زمین پر شجر وحجر سب اپنے رب کی تسبیح و تقدیس میں مشغول تھے۔اس سناٹے کے عالم میں حضرت عباد بن بشرؓ کی طبیعت عبادت کی طرف مائل ہوئی اور ان کے دل میں تلاوت قرآن کا شوق پیدا ہوا، وہ قرآن کی شیرینی سے اس وقت سب سے زیادہ لطف اندوز ہوتے تھے جب اسے نماز میں ترتیل کے ساتھ پڑھ رہے ہوں۔ اس طرح وہ نماز اور تلاوت کے لطف کو یکجا کرلیا کرتے تھے۔ چنانچہ قبلہ رو ہوکر انہوں نے نماز کی نیت باندھ لی اور اپنی پُرسوز، نمناک اور شیریں آواز میں سورۂ کہف کی تلاوت شروع کردی۔

وہ اس تابندہ نور خداوندی میں تیر رہے تھے اور سر سے پیر تک اس کی روشنی میں نہائے ہوئے تھے۔اسی دوران وہ بدو تیزی سے قدم اٹھاتا ہوا آپہنچا۔ جب اس نے دور ہی سے حضرت عباد بن بشرؓ کو گھاٹی کے دہانے میں کھڑا دیکھا تو سمجھ گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوران کے اصحابؓ گھاٹی کے اندر ہیں اور یہ ان کا پہریدار ہے۔اس نے اپنی کمان کی تانت چڑھائی، ترکش سے تیر نکالا اور چلے پر رکھ کر ان کی طرف چلادیا جو ان کے جسم میں پیوست ہوگیا۔حضرت عبادؓ نے تیر کو اپنے بدن سے نکال کر پھینک دیا اور اپنی تلاوت کے سلسلے کو اسی جوش وخروش کے ساتھ جاری رکھا اور نماز کے خشوع وخضوع میں کوئی فرق نہیں آنے دیا۔

اس آدمی نے دوسرا تیر مارا جوان کے بدن میں ترازو ہوگیا۔حضرت عبادؓ نے پہلے کی طرح اس کو بھی نکال پھینکا، پھر اس نے تیسرا تیر مارا، انہوں نے اس کو بھی اسی طرح نکال کر پھینک دیا، جیسے دونوں کو نکالا تھا اور وہ آہستہ آہستہ کھسکتے ہوئے اپنے ساتھی کے پاس پہنچے اور یہ کہتے ہوئے ان کو بیدار کیا:’’اٹھئے، زخموں نے مجھے نڈھال کردیا ہے!‘‘

جب اس آدمی نے ایک کے بجائے دو آدمیوں کو دیکھا تو دھیرے سے کھسک گیا۔ حضرت عمار بن یاسرؓ کی توجہ ان کی طرف ہوئی تو ان کے تینوں زخموں سے تیزی کے ساتھ خون بہتا ہوا دیکھ کر بولے:

’’سبحان اللہ! آپ نے مجھے اسی وقت کیوں نہیں جگادیا، جب اس نے پہلا تیر مارا تھا؟‘‘

توحضرت عباد بن بشرؓ نے جواب دیا: ’’میں ایک سورۃ پڑھنے میں مصروف تھا اور اس کو اختتام تک پہنچائے بغیر درمیان میں منقطع کردینا مجھے اچھا نہیں معلوم ہوتا تھا۔خدا کی قسم اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ میں اس پاسبانی کے مقصد کو ضائع کردوں گا، جس کا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دیا تھا تو میں قرأت کے سلسلے کو منقطع نہ کرتا چاہے اس میں میری جان ہی کیوں نہ چلی جاتی۔‘‘

اور جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں مرتدین کے خلاف جنگوں کا ایک طویل سلسلہ شروع ہوا اور انہوں نے مسیلمہ

کذاب کے فتنے کا سدباب کرنے، اس کے معاون و مددگار مرتدین کی قوت کو توڑنے اور انہیں دوبارہ دائرۂ اسلام میں واپس لانے کے لئے ایک زبردست فوج تیار کی تو حضرت عباد بن بشرؓ اس کے ہراول میں شامل تھے۔ جنگ کے دوران، جس میں مسلمان ابھی تک کوئی قابل ذکر کامیابی نہیں حاصل کر سکے تھے، حضرت عبادؓ نے دیکھا کہ مہاجرین و انصار، دونوں فریق جنگ کو ایک دوسرے پر ٹال رہے ہیں تو اس صورت حال نے ان کے سینے کو رنج و غم سے بھر دیا۔ انہوں نے سنا کہ ان میں سے ایک گروہ دوسرے گروہ کو بُزدلی اور کم ہمتی کے طعنے دے رہا ہے تو یہ باتیں ان کو سخت ناگوار گزریں اور ان کو اس بات کا پختہ یقین ہوگیا کہ ان ہلاکت آفریں معرکوں میں مسلمانوں کی کامیابی کی اس کے سوا دوسری کوئی شکل نہیں ہے کہ مہاجرین اور انصار دونوں فریق ایک دوسرے سے الگ ہوکر لڑیں تاکہ ہر گروہ اپنی ذمہ داری کا خود جواب دہ ہو اور یہ بھی معلوم ہوجائے کہ وہ کون لوگ ہیں جو اللہ کی راہ میں ڈٹ کر استقلال و پامردی کے ساتھ جہاد کا حق ادا کر رہے ہیں۔

آخری اور فیصلہ کن معرکے سے ایک رات پہلے حضرت عباد بن بشرؓ نے ایک خواب دیکھا۔ انہوں نے دیکھا کہ آسمان ان کے لئے شق ہوگیا، اور جب وہ اس میں داخل ہوگئے تو ان کے پیچھے اس کا دروازہ بند ہوگیا۔ صبح کو انہوں نے اس کا ذکر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کیا اور پھر خود ہی کہا کہ: ابوسعید! خدا کی قسم، یہ شہادت ہے۔

دن کو جب از سر نو جنگ کا آغاز ہوا تو حضرت عباد بن بشرؓ نے ایک ٹیلے پر کھڑے ہوکر باآواز بلند پکارنا شروع کیا:

''اے گروہ انصار! تم دوسرے لوگوں سے الگ ہوجاؤ، تلواروں کی میانیں توڑ کر پھینک دو اور ہرگز اس بات کا موقع نہ دو کہ اسلام کو تمہاری جانب سے کوئی زک پہنچے۔''

اور وہ مسلسل یہ آواز لگاتے رہے حتیٰ کہ ان کے پاس تقریباً چار سو انصاری جانباز جمع ہوگئے، جن کے سربراہ حضرت ثابت بن قیس، حضرت براء بن مالک اور حضرت ابودجانہ صاحبِ سیف رسول اللہ رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے۔

حضرت عباد بن بشرؓ اور ان کے یہ ساتھی اپنی تلواروں سے دشمن کی صفوں کو درہم برہم کرتے اور اپنے سینوں سے موت کو ان کی طرف دھکیلتے ہوئے آگے بڑھتے رہے، یہاں تک کہ مسیلمہ اور اس کی حامیوں کا زور ٹوٹ گیا اور وہ حدیقۃ الموت میں پناہ لینے پر مجبور ہوگئے اور پھر وہیں حدیقۃ الموت کی فصیلوں کے پاس حضرت عباد بن بشرؓ شہید ہوکر گر پڑے اور اپنے خون میں نہا گئے۔ اس وقت ان کے بدن پر تلواروں، نیزوں اور تیروں کے اتنے زخم تھے کہ ان کو بڑی مشکل سے ان کی بعض علامتوں کی مدد سے پہچانا جاسکا۔☆☆

مولانا شجاع آبادی کے برادر نسبتی حاجی محمد عمر کی رحلت

حاجی محمد عمر کے والدین چاہ گہنے والا قصبہ مڑل ملتان کے رہنے والے تھے۔ آج سے پچاس سال پہلے ان کی ہاں بیٹا پیدا ہوا، اس کا نام محمد عمر رکھا جو آگے چل کر حاجی محمد عمر کہلایا۔ آپ کا نکاح راقم کی ہمشیرہ محترمہ سے ۱۹۹۶ء میں ہوا، جن کے بطن سے دو بیٹے اور دو بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ موصوف باہمت انسان تھے۔ مشکل سے مشکل کام اپنے سر لیتے اور اسے کر گزرتے۔ غالباً ۲۰۰۰ء میں راقم کے ساتھ حج کیا، ایک عرصہ راقم کے آبائی علاقہ بستی مٹھو شجاع آباد میں رہے، نلکے لگانے کے ماہر تھے اور اسی پیشہ کو بطور مزدوری کے اپنایا۔

جب برادری کا رخ ملتان کی طرف ہوا تو آپ نے بھی ملتان کو مستقر بنالیا اور ایک اسکول میں چوکیدار کے طور پر بھرتی ہوگئے اور اس کی نگران کی فرائض سرانجام دیتے رہے۔ چند ماہ پہلے ڈاکوؤں نے انہیں سائیکل سے گرایا اور ان سے نقدی وغیرہ چھین لی، گرنے سے چوٹ لگی، وہ بہانہ بن گئی، علاج معالجہ جاری رہا، لیکن ''مرض بڑھتا گیا، جوں جوں دوا کی'' پھر اچانک شوگر وبال جان بن گئی۔ غرضیکہ چند ماہ بستر کی زینت بنے رہے، صوم وصلوٰۃ کے پابند انسان تھے۔ ۳۰ ستمبر رات نو بجے کے قریب جان جانِ آفرین کے سپرد کی۔

اگلے دن دس بجے راقم کی اقتداء میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی، جس میں سینکڑوں افراد نے شرکت کی اور انہیں یکم اکتوبر ۲۰۲۳ء کو بُوا پور کے قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ انہوں نے پسماندگان میں بیوہ کے علاقہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں سوگوار چھوڑیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی کامل مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے، آمین، یاالٰہ العالمین۔

(مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

بلند حوصلہ، عالی ہمت، نامور عالم دین

مفتی محمد جمیل خان شہید رحمۃ اللہ علیہ

کا تجدیدی کارنامہ

مفتی خالد محمود (نائب مدیر اقرأ روضۃ الاطفال)

گزشتہ سے پیوستہ

ہم سن اور ہم عمر بچوں کی کلاس:

اقرأ نے بوقت داخلہ عمر کے جو ضابطے مقرر کیے، ان پر عملدرآمد کی بدولت ہر شعبہ میں عموماً ہم عمر اور ہم سن بچوں کی کلاسیں تشکیل پاتی ہیں۔ ایسا نہیں ہوتا کہ ایک ہی کلاس میں پانچ چھ سال کے چھوٹے بچے بھی ہوں اور آٹھ دس سال کے بڑے بچے بھی، یا ایک ہی کلاس میں حفظ کرنے والے بچے بھی ہوں اور روضہ یا قاعدہ کے انتہائی کم سن بچے بھی۔

مار پیٹ سے اجتناب:

مدارس اور مکاتب کے حوالہ سے صحیح یا غلط لیکن مشہور شکایت یہ رہی ہے کہ یہاں مار پیٹ بہت زیادہ ہوتی ہے۔ تمام تفصیلات سے قطع نظر کرتے ہوئے صرف اتنا عرض ہے کہ اقرأ نے اس شکایت کو پوری سنجیدگی سے دور کرنے کی کوشش کی۔ اساتذہ و معلمات کو مار پیٹ کے نقصانات سے خوب اچھی طرح آگاہ کیا، موجودہ حالات میں خصوصاً اس کی سنگینی کا احساس دلایا اور صرف انہی اساتذہ و معلمات کو قابل تقرر گردانا جنہوں نے وعدہ کیا کہ وہ مار پیٹ اور ناروا سختی کے بغیر تعلیم و تربیت کا فریضہ سرانجام دیں گے۔ پھر بھی اگر مار پیٹ کی کوئی شکایت ملی تو تادیبی کارروائی کرکے ضابطوں کے مطابق تدارک کا اہتمام کیا گیا۔ ہم یہ تو نہیں کہتے کہ اقرأ نے اپنے اس مقصد میں مکمل طور پر کامیابی حاصل کر لی ہے؛ لیکن یقیناً یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ اقرأ اس مقصد میں ناکام ہو گیا ہے۔ الحمدللہ...... ہمیں اتنی کامیابی ملی ہے کہ یہ تصور ختم ہو چکا کہ مار پیٹ کے بغیر حفظ ممکن نہیں!

اس حوالہ سے ہمارے اکابر کی توجہات، دعائیں اور بروقت سخت گرفت نے بنیادی اور مؤثر کردار ادا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزاء خیر عطا فرمائیں۔ آمین

(P-VI پریپ ششم):

ابتدائی عصری تعلیم (PRIMARY EDUCATION) کے لیے Prep-VI حفظ قرآن کریم کی تکمیل کرنے والے طلبہ و طالبات کے لیے اقرأ روضۃ الاطفال ٹرسٹ کے تحت جدید عصری تعلیم کا ایک منفرد شعبہ ہے۔ اس شعبہ میں ایک سال کی مدت میں حفظ کی پختگی اور دہرائی کے ساتھ ساتھ جدید علوم کے بنیادی مضامین اردو، انگریزی، ریاضی اور سائنس کی تعلیم اس طرح دی جاتی ہے کہ اگلے سال طالب علم کلاس ششم (Class VI) میں داخلہ کا اہل ہو جائے۔ یہ نصاب پورے ملک میں کامیابی کے ساتھ رائج ہے۔ ہر صاحب نظر اور باخبر اس منفرد اور بے مثال شعبہ کی کامیابی کا معترف ہے۔

پہلا مقصد...... حفظ کی دہرائی:

اقرأ روضۃ الاطفال ٹرسٹ کے اس شعبہ میں چونکہ حفاظ طلبہ و طالبات ہی کو داخلہ دیا جاتا ہے اور یہ دنیا کا شاید پہلا اسکول ہے جس میں تعلیم حاصل کرنے والے تمام بچے/ بچیاں حافظ قرآن ہیں۔ اس لیے اس کا سب سے اہم مضمون ''حفظِ قرآن'' ہے۔ لہٰذا اس شعبہ کا اوّلین مقصد یہی ہے کہ جن طلبہ و طالبات نے قرآن کریم حفظ کیا ہے۔ ان کی دہرائی اور گردان جاری رہے، تاکہ انہیں قرآن کریم یاد رہے اور اس کے ساتھ ساتھ قرآن کریم سے متعلق معلومات، علم التجوید اور مسنون دعاؤں کا سلسلہ بھی جاری رہے۔

دوسرا مقصد...... جدید علوم کی تعلیم:

طلبہ و طالبات کو جدید علوم (انگریزی، اردو، ریاضی، سائنس، کمپیوٹر اور ڈرائنگ وغیرہ) کی تعلیم اس انداز سے دی جائے کہ وہ صرف ایک سال کے عرصہ میں اقرأ حفاظ سیکنڈری اسکول کی چھٹی جماعت میں داخلہ کے قابل ہو جائیں۔

تیسرا مقصد...... اخلاقی تربیت:

مذکورہ علوم کی تدریس کے ساتھ ساتھ طلبہ و طالبات کی اسلامی خطوط پر کردار سازی اور اخلاقی تربیت بھی اقرأ نظام تعلیم کے بنیادی مقاصد میں سے ہے۔ ان بنیادی مقاصد کے حصول کے لیے اس شعبہ کے تعلیمی اوقات کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

(ا) کل تعلیمی وقت کا نصف حصہ پہلے مقصد

یعنی حفظ کی پختگی اور دہرائی کے لیے مختص ہے۔

(۲) بقیہ نصف حصہ دوسرے مقصد یعنی اسکول کی تعلیم کے حصول کے لیے مختص ہے۔

تربیت و ذہن سازی کا سلسلہ دونوں حصوں میں مناسب حکمت عملی اور ترتیب سے جاری رہتا ہے۔

اقرأ حفاظ سیکنڈری اسکول:

اقرأ نظام تعلیم کے چوتھے مرحلے (حفظ قرآن کریم اور P-VI) کی کامیاب تکمیل کے بعد طلبہ و طالبات اقرأ حفاظ سیکنڈری اسکول میں داخلے کے اہل ہوجاتے ہیں۔ ثانوی سطح کا نصاب (چھٹی تا دسویں جماعت) دو حصوں پر مشتمل ہے۔ جدید عصری علوم کا نصاب صوبائی محکمہ تعلیم کا منظور شدہ ہے، جب کہ دینی علوم کا نصاب اقرأ نظامِ تعلیم سے منسلک علماء کرام کا مرتب کردہ ہے۔

یہ تمام اسکول صوبائی حکومت کی نظامت تعلیم سے منظور شدہ اور ثانوی تعلیمی بورڈ سے الحاق شدہ ہیں۔ اس وقت اقرأ حفاظ سیکنڈری اسکول کی 157 شاخیں ملک عزیز کے چاروں صوبوں سمیت آزاد کشمیر اور شمالی علاقہ جات (گلگت، بلتستان اور چترال) میں بھی حفاظ و حافظات کو عصری و دینی تعلیم سے آراستہ کرتے ہوئے علم کی روشنی پھیلا رہی ہیں۔

واضح رہے کہ اقرأ حفاظ سیکنڈری اسکول صرف اور صرف حافظ طلبہ و طالبات کے لیے مخصوص ہے، غیر حافظ طلبہ و طالبات داخلہ کے اہل نہیں ہیں۔

اقرأ حفاظ کالج:

میٹرک کے بعد اقرأ انٹرمیڈیٹ کالج کے دو سالہ پروگرام میں بھی داخلہ لیا جاسکتا ہے، اس میں اعلیٰ ثانوی تعلیمی بورڈ کے منظور شدہ نصاب کے مطابق تعلیم دی جاتی ہے۔ اس دو سالہ پروگرام میں طلبہ/ طالبات سائنس میں پری میڈیکل اور پری انجینئرنگ میں کسی ایک کا یا پھر انٹر کامرس کا انتخاب کرسکتے ہیں۔

یہ شعبہ کراچی، لاہور، کوئٹہ اور پشاور میں سرگرمِ عمل ہے اور اپنے اعلیٰ تعلیمی معیار اور بہترین نتائج کی بنیاد پر اس کا شمار اپنے شہر کے صفِ اول کے کالجوں میں کیا جاتا ہے۔

اقرأ معہد الحافظات:

اقرأ نے اپنی ان طالبات کے لیے جو بیک وقت دینی اور عصری علوم میں مہارت کی آرزو مند ہیں، چھ سالہ عالمہ کورس کا آغاز کیا ہے۔ جس میں انہیں نہ صرف یہ کہ دینی علوم، تفسیر قرآن، حدیث، فقہ، عربی زبان، اسلامی تاریخ، اُصول تفسیر، اُصول حدیث، اُصول فقہ، بنیادی عقائد وغیرہ کا معیاری نصاب پڑھایا جاتا ہے؛ بلکہ اس کے ساتھ نویں جماعت سے گریجویشن تک (جنرل اور آرٹس گروپ کے تحت) تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ اب تک کئی گروپ اس کورس کی اعلیٰ طریقہ سے تکمیل کرچکے ہیں، متعدد طالبات نے اس شعبہ میں تعلیم حاصل کرنے کے دوران بورڈ میں نمایاں پوزیشنیں بھی حاصل کیں اور درسِ نظامی کے نصاب کو بھی احسن طریقے سے مکمل کیا۔ فللّٰہ الحمد۔

اقرأ حفاظ گرلز کالج اور اقرأ معہد الحافظات کے شعبے اس وقت کراچی، لاہور، پشاور، راولپنڈی اور گوجرانوالہ میں کام کررہے ہیں۔ انشاءاللہ! بہت جلد دیگر بڑے شہروں میں ان شعبوں کا قیام عمل میں آجائے گا۔

اقرأ معہد الحفاظ:

طلبہ میں عصری تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی علوم کے حصول کا رجحان اور شوق دیکھتے ہوئے اقرأ معہد الحفاظ کے شعبے کا آغاز بھی کردیا گیا ہے۔ اس شعبہ میں تعلیم حاصل کرکے طلبہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے درسِ نظامی کی تکمیل کی سند اور متعلقہ یونیورسٹی سے (BS) کی ڈگری حاصل کرسکیں گے۔ اس شعبہ میں طلبہ کو جماعت ہشتم میں کامیابی کے بعد داخلہ دیا جاتا ہے۔

اقرأ روضۃ الاطفال کی صدارت:

۱۹۸۴ء میں امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ اور مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی ولی حسن ٹونکیؒ کے حکم اور مشورے سے اقرأ روضۃ الاطفال کا آغاز ہوا، اقرأ روضۃ الاطفال کو شروع سے اکابر علماء اور مشائخ کی سرپرستی حاصل رہی ہے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اقرأ روضۃ الاطفال کی کامیابی ان علماء و مشائخ اور اکابر کی دعاؤں کی بدولت ہے۔

علماء کی سرپرستی حاصل کرنے اور ان کے زیرسایہ کام کرنے کے لیے مفتی محمد جمیل خان صاحبؒ نے اپنے دونوں ساتھیوں مفتی مزمل حسین کاپڑیا اور احقر کو بٹھاکر یہ طے کیا کہ ہم تینوں نوجوان ہیں، کام بھی نیا ہے اور ہر قدم پر بھٹکنے کا خطرہ بھی ہے، اس لیے کسی بزرگ کو اقرأ کا بڑا بنائیں گے اور ہم تینوں کی حیثیت برابر ہوگی۔ یہ طے کرنے کے بعد مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی ولی حسن ٹونکیؒ کو اقرأ کا صدر بنایا اور مفتی محمد جمیل خان صاحبؒ کی درخواست پر حضرت مفتی ولی حسنؒ نے تحریر بھی لکھ کردی کہ: ’’میں اقرأ کی

صدارت قبول کرتا ہوں اور ان تینوں برخورداروں کو وصیت کرتا ہوں کہ دلجمعی سے اخلاص وللّٰہیت کے ساتھ کام کریں۔“

2/رمضان المبارک 1415ھ بمطابق 2/فروری 1995ء میں مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ انتقال فرماگئے، مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے ساتھ اس وقت عمرے کی ادائیگی کے لیے حرمین کے سفر پر تھے، حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ بھی ہمراہ تھے، اسی سفر میں مدینہ منورہ میں مفتی محمد جمیل خان صاحبؒ نے حضرت اقدس حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں اقرأ کا اہتمام قبول کرنے کی درخواست کی، آپؒ نے ازراہِ شفقت یہ درخواست قبول فرمالی، مفتی صاحبؒ نے مزید درخواست کی کہ اس کے لیے ایک تحریر دے دیں، آپؒ نے فرمایا: پاکستان جا کر لکھ دوں گا۔ لیکن مفتی صاحبؒ نے کہا کہ: حضرت! یہاں مدینہ منورہ میں یہ تحریر لکھ دیں تاکہ مدینہ منورہ کی برکات بھی اس میں شامل ہوجائیں۔ تو حضرتؒ نے یہ تحریر لکھ کردی:

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ!

برادرم مولانا محمد جمیل خان کی فرمائش پر توکلاً علی اللہ ”اقرأ روضۃ الاطفال ٹرسٹ“ کے صدر و مہتمم کی ذمہ داری قبول کرتا ہوں، حق تعالیٰ شانہٗ اس ادارے کو اپنی رضا کے مطابق قائم و دائم رکھے، اور اس کے تمام کارکنان کو اخلاص و رضا کی دولت سے سرفراز فرمائے اور جملہ معاونین کے لیے اس کو صدقہ جاریہ بنائے، آمین برحمتک یارب العالمین!

محمد یوسف عفی اللہ عنہ

18/رمضان المبارک 1415ھ

17/فروری 1995ء

نزیل مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً وکرامۃً

ببرکۃ ساکنہا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تسلیما

حضرت لدھیانویؒ کی شہادت کے بعد حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ، حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب امیر مرکزیہ کا پیغام لے کر پیر طریقت حضرتِ اقدس سیّد نفیس شاہ الحسینی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ مجاز حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرتؒ کا پیغام دیا کہ آپ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی نائب امارت قبول فرمائیں تو ساتھ ہی یہ درخواست بھی پیش کی کہ آپ اقرأ کی صدارت قبول فرماتے ہوئے ہماری اور ہمارے ادارے کی سرپرستی فرمائیں، تو حضرت نے بہت ہی شفقت کا اظہار فرماتے ہوئے اس درخواست کو شرفِ قبول بخشا اور یہ تحریر لکھ کر عنایت فرمائی:

”بندۂ ناچیز توکلاً علی اللہ اقرأ روضۃ الاطفال کا اہتمام قبول کرتا ہے۔“

نفیس الحسینی

23/صفر المظفر 1421ھ

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد امام اہل سنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر اور حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہما اور حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں باقاعدہ درخواست کی گئی کہ وہ اقرأ کی سرپرستی فرمائیں، اول الذکر دونوں بزرگوں سے فون پر درخواست کی گئی تھی، چونکہ پہلے بھی یہ بزرگ اقرأ کی سرپرستی فرمایا کرتے تھے، اس لیے فون پر بھی ہماری درخواست کو سن کر فرمایا: دل و جان سے اقرأ کے لیے دعا کرتے ہیں، اور حضرت ڈاکٹر صاحب نے ہماری تحریری درخواست پر یہ الفاظ تحریر فرمائے:

باسمہٖ تعالیٰ

میں اس مبارک علمی ادارے اور اس کے مسؤلین کے لیے ہمیشہ سے دعا گو رہا ہوں، اور ان شاءاللہ آئندہ بھی دعا گو رہوں گا۔“

عبدالرزاق اسکندر

16/ربیع الاول 1429ھ

25/مارچ 2008ء

ان حضرات کو باقاعدہ سرپرست بنانے کے علاوہ حضرت اقدس حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ شیخ الحدیث جامعہ باب العلوم کہروڑپکا کی خدمت میں صدارت قبول کرنے کی درخواست پیش کی گئی، آپ نے بھی دیگر اکابر کی طرح شفقت کا معاملہ فرمایا اور اقرأ کی صدارت قبول کرتے ہوئے یہ تحریر لکھ کردی:

”اقرأ روضۃ الاطفال کی جانب سے اس سلسلۃ الذہب میں شمولیت کی دعوت موصول ہوئی، میں تو ابتدا ہی سے اس تنظیم سے محبت و عقیدت رکھتا ہوں اور اس تنظیم کے کارکنان کے لیے دعا گو ہوں، اس دعوت کو اپنے لیے سعادت سمجھتے ہوئے قبول کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ قبولیت سے نوازے اور میرے لیے ذریعہ آخرت بنائے۔

عبدالمجید غفرلہٗ

18/ربیع الاول 1429ھ

27/مارچ 2008ء، یوم الخمیس

یکم فروری 2015ء کو حضرت مولانا

عبدالمجید لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا تو ان کے انتقال کے بعد جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے رئیس و شیخ الحدیث حضرت ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں اقرأ کی صدارت قبول کرنے کی درخواست کی گئی جو آپ نے از راہ شفقت قبول فرمائی۔

8/فروری 2021ء اقرأ روضۃ الاطفال کے نائب مدیر مفتی مزمل حسین کاپڑیا ہمیں داغ مفارقت دے گئے، اس کے تقریباً چار ماہ بعد حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر رحمہ اللہ بھی اپنے خالق حقیقی سے جا ملے تو مشورہ سے اقرأ کے سرپرست حضرات کی از سر نو ترتیب بنائی گئی۔ چنانچہ مفتی خالد محمود، مفتی محمد، محترمہ زاہدہ مزمل حسین، ڈاکٹر عبدالباری، مفتی محمد ثانی اور عبداللہ کو ٹرسٹی بنایا گیا۔ حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے سلسلہ کے ایک بزرگ حضرت مولانا خلیفہ غلام رسولؒ کے خلیفہ مجاز، پیر طریقت حضرت ڈاکٹر عبدالسلام مدظلہ کی خدمت میں اقرأ کی صدارت قبول کرنے کی درخواست کی گئی، آپ نے اس درخواست کو قبول فرماتے ہوئے درج ذیل تحریر لکھ کردی۔

”قرآن پاک اللہ رب العزت کا کلام ہے۔ اللہ کے کلام کی خدمت سے کون انکار کرسکتا ہے۔ خادم اور دعا گو بن کر اس کی ذمہ داری کو قبول کرتا ہوں۔“

عبدالسلام بن عبدالغفار

27/محرم الحرام 1443ھ

5/ستمبر 2021ء

جبکہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پیر طریقت حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ، شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ، خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کے سجادہ نشین حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ کی خدمت میں درخواست پیش کی گئی تو حضرت خاکوانی صاحب مدظلہ نے زبانی ہماری درخواست کو شرفِ قبول بخشا جبکہ باقی دو بزرگوں نے ہماری درخواست قبول فرماتے ہوئے بالترتیب یہ تحریر لکھ کردی:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد الحمد والصلوٰۃ و ارسال التسلیمات و التحیات فقیر ابوالسعد خلیل احمد عفی عنہ

حضرت مولانا مفتی خالد محمود صاحب

نائب مدیر اقرأ روضۃ الاطفال ٹرسٹ

آنجناب کا گرامی نامہ موصول ہوا جس میں اکابر رحمہم اللہ کے لگائے ہوئے شجرہ طیبہ کی آبیاری اور خدمت کے لیے فقیر کا نام بھی تجویز کیا گیا ہے۔ فقیر توکلاً علی اللہ اس خدمت کو سعادت سمجھتے ہوئے قبول کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ مولائے کریم اس انجمن اور اس میں کام کرنے والے تمام احباب کو ترقیات نصیب فرمائے، معاونت فرمائے، شرور اور فتن سے حفاظت فرما کر دارین کی سعادتیں نصیب فرمائے۔ آمین والسلام

فقیر ابوالسعد خلیل احمد عفی عنہ

خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ کندیاں، ضلع میانوالی

تاریخ: ۱۲/۰۴/۱۴۴۳ھ

18/11/2021ء

برادر عزیز و مکرم جناب مولانا خالد محمود صاحب و جناب مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ صاحب زید مجدکم السامی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا گرامی نامہ آپ ہی کے ذریعے موصول ہوا۔ آپ نے بندہ کی ملتان کی ختم نبوت کانفرنس میں کی گئی تقریر کی اشاعت کی اجازت طلب کی ہے۔ میں کیا اور میری تقریر کیا؟ لیکن اگر آپ مناسب اور مفید خیال فرمائیں تو بندے کے لیے سعادت ہوگی۔

دوسرے آپ نے مجھ ناکارہ کو اقرأ روضۃ الاطفال کے سرپرستان کی فہرست میں شامل کرنے کی فرمائش کی ہے۔ الحمدللہ! بندہ اس ادارے کی عظیم خدمات سے واقف بھی ہے اور معترف بھی۔ یہ میرے استاذ گرامی حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب قدس سرہ کا لگایا ہوا گلشن ہے۔ بندہ اپنی نا اہلی کے باوجود اس ادارے کی کسی بھی ممکن خدمت کو اپنے لیے شرف سمجھتا ہے۔ سرپرست تو بڑی چیز ہے، اس کی خدمات میں بھی بندے کا نام لگ جائے تو عزت افزائی ہے۔

جزاکم اللہ خیرا

بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ

اس وقت اراکین ٹرسٹ و سرپرست حضرات کی ترتیب یہ ہے:

بانی وصدر اول: شیخ الحدیث و مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ۔

صدرِ دوم: حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ۔

صدرِ سوم: حضرت سید انور حسین نفیس شاہ الحسینی رحمۃ اللہ علیہ۔

صدرِ چہارم: شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ۔

صدرِ پنجم: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق

اسکندر رحمۃ اللہ علیہ۔

موجودہ صدر: حضرت ڈاکٹر عبد السلام خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ۔

بانی و نائب مدیر: حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان شہید رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا مفتی مزمل حسین کاپڑیا رحمۃ اللہ علیہ۔

موجودہ سرپرست: شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ۔

بنیادی اراکین ٹرسٹ: مفتی خالد محمود، مفتی محمد بن جمیل خان، مفتی محمد ثانی بن مفتی جمیل خان، محترمہ زاہدہ مزمل حسین کاپڑیا، جناب ڈاکٹر عبدالباری خان، جناب محمد عبداللہ خالد۔

اعزازی ٹرسٹی: جناب محمد یونس بنگالی، جناب میاں محمد احسن، جناب حاجی محمد صدیق۔

الحمدللہ! اس طرح اول دن سے اکابر نے اس ادارہ کی جو سرپرستی شروع کی تھی وہ آج تک جاری ہے۔ فللہ الحمد

حضرت مفتی محمد جمیل خان نے اقرأ کا آغاز کیا، پھر اس کی کامیابی اور ترقی کے لیے رات دن ایک کر دیئے اور اپنی تمام صلاحیتوں کو کام میں لاکر اسے دن دونی رات چوگنی ترقی سے ہمکنار کیا۔

جس وقت حضرت مفتی صاحب اس دنیا سے گئے تو اقرأ روضۃ الاطفال کی ملک بھر میں 118 شاخیں کام کر رہی تھیں، جن میں 42/ہزار کے قریب بچے/بچیاں تعلیم حاصل کر رہی تھیں اور 10272 بچے/بچیاں حفظ قرآن کی دولت سے مالا مال ہو چکے تھے۔

الحمدللہ حضرت مفتی صاحب کے بعد اقرأ کا سفر جاری رہا، حضرت مفتی صاحب یہ کام اپنے جن احباب کے سپرد کر کے گئے تھے، انہوں نے اس کام کو کمزور نہیں ہونے دیا بلکہ اپنی بساط بھر کوشش جاری رکھی الحمدللہ۔

آج پورے ملک میں اقرأ روضۃ الاطفال کی 195/شاخیں کام کر رہی ہیں، جن میں 300,85 طلبہ و طالبات زیور تعلیم سے آراستہ ہو رہے ہیں، جبکہ ایک لاکھ سے زائد حفاظ و حافظات قرآن کی دولت سے مالا مال ہو چکے ہیں۔ اس پر ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب کے لگائے ہوئے اس گلشن کی حفاظت فرمائے، اسے ہمیشہ سرسبز و شاداب رکھے اور اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب کے لئے اسے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین!

☆☆ .... ☆☆

دکھی انسانیت کے نام

میرے بھائیو! صحیح علاج کیلئے دوا کے ساتھ ساتھ تدابیر اور غذا کی موافقت بھی لازمی ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خونی پیچش ہوں اور تکے کباب روسٹ بروسٹ وغیرہ کھائے جائیں اور پھر شفاء کی اُمید رکھی جائے اسی طرح یہ بھی نہیں ہوسکتا کہ گوشت خوری بھی کی جائے اور ذیابیطس بھی نہ ہو دودھ اور چاول کھائے جائیں اور نزلہ زکام کو فائدہ ہو جائے۔ میرے بھائیو! حکمت بچوں کا کھیل نہیں یہ طویل ترین ریاضت تجربہ اور محنت کے ساتھ ساتھ قلب و نظر کی پاکیزگی اور توجہ الی اللہ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ بفضل تعالیٰ چالیس سالہ تجربہ کے دوران بے شمار ملکی و غیر ملکی مریضوں کا علاج کر چکا ہوں۔ طبیہ کالج کا سابقہ لیکچرار ہوں 3 ایوارڈ اور ایک تعریفی سند حاصل کر چکا ہوں مرکزی سرپرست متحدہ حکماء محاذ پاکستان ہوں ہمارے تیار کردہ کورسز میں کوئی نشہ آور، کوئی زہریلی، کوئی ایلوپیتھک دوائی نہیں ہے (خصوصی نوٹ:) 1: مشورہ فیس مبلغ 500 روپے 2: معائنہ فیس مبلغ 1000 روپے

3: مبلغ چھ صد روپے بھیج کر میری کتاب نظریہ مفرد اعضاء منگوا کر علاج بالغذا۔ علاج بالدوا پر عمل کریں انشاء اللہ شفا ہو گی

4: ہمارے پندرہ روزہ کورسز درج ذیل ہیں

بے خوابی	ضعف بصر	مونہہ سے بدبو	تپ دق	بھوک بند ہونا	بھگندر	تقطیر البول	وجع المفاصل	تشنج وکزاز	موٹاپا	سانس پھولنا	بے اولادی	خاموش جنون	اماس	عدم انتشار	ہیموفیلیا
نسیان	بند نزلہ	رال ٹپکنا	ٹی بی	السر	گیس	سلسل البول	تحجر المفاصل	مہرے ہل جانا	دبلا پن	تریاق نشہ	اسقاط	اعضا کا سن ہونا	استسقاء	پس سیل	کمی جراثیم
مرگی	کیرا	لکنت	کولسٹرول	دائمی قبض	یورک ایسڈ	بول بستری	گینٹھیا	الرجی	بال گرنا	اٹھرا	اولاد نرینہ	فالج	اعصابی کمزوری	بریسٹ کینسر	ایزوسپرمیا
رعشہ	ناک کی ہڈی کا بڑھنا	گلھڑ	دل کا دورہ	سنگرہنی	پتھری	بواسیر	عرق النساء	برص	بال سفید ہونا	ہسٹریا	سوکڑا	بلڈ پریشر	جسمانی کمزوری	لیوکیمیا	عنانت
ٹینشن	مونہہ کے چھالے	دمہ	دل کے وال بند ہونا	اپنڈکس	شوگر	سوزاک	کمر درد	رسولیاں	کمی خون	ٹیوبز کا بند ہونا	تلخ جنون	ہیپاٹائٹس	بچی لاغری کوتاہی	تھیلاسیمیا	سدا جوانی

حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی
0321-7545119
0345-7545119
ہر قسم کی رقم پہلے بھیجیں مس کال نہیں کال کیجئے
یو بی ایل کمل کرنٹ اکاؤنٹ نمبر
0341232584961
موبی کیش اکاؤنٹ نمبر
0321-7545119
ایزی پیسہ اکاؤنٹ نمبر
0345-7545119
لاہور اوکاڑہ روڈ حبیب آباد ضلع قصور

دسواں سالانہ کُل کراچی

بین المدارس تقریری مسابقہ

تیسری اور آخری قسط

کارگزاری: مولانا محمد کلیم اللہ نعمان

جامعہ عثمانیہ بہار کالونی لیاری میں ضلع جنوبی کا تقریری مسابقہ منعقد ہوا۔ اس میں صدر ٹاؤن اور لیاری ٹاؤن کے مسابقوں میں پوزیشن حاصل کرنے والے جامعہ ارشاد العلوم یوسفیہ کھتری مسجد، جامعہ قرطبہ، جامعہ اسلامیہ کلفٹن، جامعہ توحیدیہ اور جامعہ عثمانیہ بہار کالونی کے کل 6 طلبہ شریک ہوئے۔ مہمان خصوصی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ اور جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے استاذ حضرت مولانا مفتی شکور احمد تھے۔ جبکہ میزبان جامعہ کے اساتذہ خصوصاً مفتی یاسین اور مولانا حکیم اللہ چترالی صاحبان تھے۔ منصفین کے فرائض جامعہ محمودیہ میرانا کہ کے مہتمم وشیخ الحدیث حضرت مولانا نورالحق اور امام وخطیب جامع مسجد اقصیٰ، نگران حلقہ کھڈہ مارکیٹ مفتی عبدالمتین نے انجام دیئے۔ نقابت مدرس جامعہ معہد الخلیل اسلامی مولانا محمد علی اور طالب علم جامعہ عثمانیہ محمد اسلام الدین نے کی۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا نعیم اللہ، مولانا شہریار، مولانا ثاقب انیس، مولانا صلاح الدین استاذ جامعہ صدیقیہ لیاقت آباد، مولانا قاری محمد نیاز، مولانا زاہد سعید، قاری عبدالوحید لغاری، حافظ راشد لغاری، مولانا عبدالحمید کوہستانی، بھائی ناصر، مولانا عبدالحمید بہار کالونی، بھائی شیر محمد، محترم محمد ایاب، بھائی عبدالحفیظ اور محترم جناب بادام خان سمیت دیگر علماء کرام بھی شریک رہے۔ مسابقے میں جامعہ عثمانیہ بہار کالونی سے درجہ سابعہ کے مسعود احمد بن نوراب خان نے پہلی، اور درجہ رابعہ کے محمد یاسین بن شیر احمد نے دوسری جبکہ جامعہ اسلامیہ کلفٹن سے درجہ ثالثہ کے محمد مسعود بہادر بن بہادر خان نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے انتظامات مدرس جامعہ عثمانیہ مولانا مطیع اللہ نے اپنے طلبہ کے ہمراہ سرانجام دیئے۔

ضلع ملیر:

جامعہ انوارالقرآن مصطفیٰ مسجد مظفر آباد کالونی میں ضلع ملیر کا تقریری مسابقہ منعقد ہوا، جس میں ابراہیم حیدری ٹاؤن، ملیر ٹاؤن اور گڈاپ ٹاؤن کے مسابقوں میں پوزیشن حاصل کرنے والے جامعہ انوارالقرآن مصطفیٰ مسجد، جامعہ بیت السلام (لنک روڈ)، جامعہ دارالعلوم کراچی، جامعہ رحیمیہ، جامعہ تحفیظ القرآن اور جامعہ باب الرحمت کے کل 9 طلبہ شریک ہوئے۔ مہمان خصوصی شیخ الحدیث جامعہ باب الرحمت گلشن حدید مولانا محمد سرفراز مدظلہ تھے۔ منصفین کے فرائض استاذ حدیث، رفیق دارالتصنیف جامعہ فاروقیہ مولانا حبیب اللہ زکریا اور مولانا امان اللہ مدرس جامعہ فاروقیہ نے انجام دیئے۔ نقابت نگران لانڈھی ٹاؤن مولانا محمد عبدالوھاب پشاوری اور گڈاپ ٹاؤن کے نگران مولانا محمد جنید اسحاق نے کی۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا عنایت اللہ شاہ، مولانا نورالرحیم رحمانی، مولانا شیخ ثناءاللہ، مولانا طارق شامزئی، مولانا ضیاءاللہ مختار، مولانا مفتی عبدالنافع، مولانا محمد اظہر، مولانا خلیل الرحمٰن، مولانا عبدالصمد اور مفتی اورنگزیب سمیت دیگر علماء کرام بھی شریک رہے۔ مسابقے میں جامعہ انوارالقرآن سے درجہ رابعہ کے مطیع اللہ بن نیک زادہ نے پہلی، مدرسہ بیت السلام لنک روڈ سے درجہ خامسہ کے نور الدین بن عبدالرحمٰن نے دوسری جبکہ جامعہ انوار القرآن سے درجہ سادسہ کے محمد بلال بن گلزار نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے انتظامات ضلع ملیر کے مسؤل مولانا مفتی محمد اسحاق مصطفیٰ نے اپنے رفقا کے ہمراہ سرانجام دیئے۔

ضلع غربی:

جامع مسجد البدر، جامعہ مرکز العلوم ایم پی آر کالونی میں ضلع غربی کا تقریری مسابقہ منعقد ہوا۔ اس میں اورنگی ٹاؤن، سائٹ ٹاؤن اور مؤمن آباد ٹاؤن کے مسابقوں میں پوزیشن حاصل کرنے والے جامعہ عثمانیہ مکی مسجد، مدرسہ انوارالقرآن غازی گوٹھ، مدرسہ دارالعلوم صادق آباد، جامعہ بیت العلوم اسلامیہ، جامعہ صدیقیہ گلشن معمار، جامعہ اسلامیہ منبع العلوم، جامعہ بنوریہ

سائٹ اور جامعہ خلفائے راشدین گولیمار شاخ بنوری ٹاؤن کے کل ۹ طلبہ شریک ہوئے۔ مہمان خصوصی جامعہ مرکز العلوم کے مہتمم مولانا مفتی امداد اللہ عبدالقیوم تھے۔ جبکہ میزبان ناظم تعلیمات جامعہ ہذا مولانا اختر زیب اور مولانا احتشام صاحبان تھے۔منصفین کے فرائض حضرت مولانا مصباح العالم امام وخطیب جامع مسجد اللہ والی بنارس اورمولانا عبدالخالق استاذ حدیث جامعہ ہذا نے انجام دیئے۔نقابت مولانا عثمان شاکر،قاری ضیاء الرحمٰن اور مولانا سیّد عبیدالرحمٰن نے کی۔ مسابقے میں جامعہ عثمانیہ مکی مسجد سے درجہ ثانیہ کے طالب علم عبدالواحد بن خان شادگل نے پہلی، جامعہ بیت العلوم الاسلامیہ سے درجہ رابعہ کے طالب علم خیر بخش بن محمد حسن نے دوسری جبکہ جامعہ منبع العلوم کے طالب علم عبدالرحیم بن علی محمد نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے انتظامات ضلع غربی کے کارکنان اور جامعہ مرکز العلوم کے طلبہ نے ضلع غربی کے مسؤل مولانا محمد شعیب کمال کی نگرانی میں سرانجام دیئے۔

ضلع شرقی:

جامعہ اشرف المدارس پہلوان گوٹھ میں ضلع شرقی کا تقریری مسابقہ منعقد ہوا۔اس میں جناح ٹاؤن، سہراب گوٹھ ٹاؤن اور گلشن اقبال ٹاؤن کے مسابقوں میں پوزیشن حاصل کرنے والے جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن، جامعۃ السعید، جامعہ عربیہ عباسیہ شہزادہ مسجد، ادارہ معارف القرآن ایوب گوٹھ، جامعہ اسلامیہ خلیلیہ، دارالعلوم رشیدیہ سعدی ٹاؤن، خانقاہ شہید اسلام، مدرسہ عارف العلوم کے کل ۹ طلبہ شریک ہوئے۔ مہمان خصوصی مبلغ ختم نبوت کراچی حضرت مولانا عبدالحیؒ مطمئن تھے۔ منصفین کے فرائض حضرت مولانا حسین احمد اور مولانا محمد کامران کیانی مدرس گلشن عمر شاخ بنوری ٹاؤن نے انجام دیئے۔ نقابت حافظ عبدالمغیث نے کی۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا مفتی بلال نقشبندی، مولانا عبیداللہ، مولانا صالح اللہ اور مولانا اعجاز عارف سمیت دیگر علماء کرام شریک رہے۔ نتائج کے مطابق مدرسہ معارف القرآن ایوب گوٹھ سے درجہ اولیٰ کے طالب علم محمد لقمان بن محمد اقبال نے پہلی، جامعہ بنوری ٹاؤن سے درجہ ثانیہ کے طالب علم عبدالمعید بن مولانا عبدالسمیع رحیمی نے دوسری جبکہ جامعہ عربیہ عباسیہ شہزادہ مسجد سے درجہ سابعہ کے طالب علم محمد عمیر بن محمد اسلم نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے انتظامات ضلع شرقی کے کارکنان نے مولانا محمد رضوان قاسمی کی نگرانی میں سرانجام دیئے۔

ضلع کورنگی:

جامعہ رحمانیہ شاخ بنوری ٹاؤن میں ضلع کورنگی کے طلبہ کا تقریری مسابقہ منعقد ہوا،جس میں کورنگی ٹاؤن، شاہ فیصل ٹاؤن، ماڈل کالونی ٹاؤن کے مسابقوں میں پوزیشن حاصل کرنے والے جامعہ فاروقیہ، مدرسہ رحمانیہ بلال کالونی، جامعہ انوار العلوم، جامعہ صدیقیہ، جامعہ عمر بن خطاب، مدرسہ خاتم النبیین اور جامعہ حمادیہ کے کل ۹ طلبہ شریک ہوئے۔مہمان خصوصی حضرت مولانا شیخ انور استاذ حدیث جامعہ فاروقیہ،مولانا احمد اور مولانا عبدالقیوم تھے،جبکہ میزبان حضرت مولانا حبیب اللہ امین تھے۔منصفین کے فرائض مولانا پروفیسر حبیب النبی امام جامع مسجد ربانی اور مولانا محمد صدیق امام جامع مسجد ابی بن کعب نے انجام دیئے۔نقابت کے فرائض محمد عرفان اور محمد اسماعیل طالب علم درجہ سادسہ نے سرانجام دیئے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا شفیع اللہ، مولانا تاج الرحمٰن، مولانا ابراہیم مصطفیٰ، مولانا اسرار الرحمٰن، مولانا علی الرحمٰن، مولانا حفظ الرحمٰن، مولانا راشد منہاس، مولانا ولی اللہ عتیق، مولانا اسلام حسین، قاری فیض الرحمٰن، قاری احسان اللہ، محترم یوسف خان سمیت دیگر علماء کرام شریک رہے۔ نتائج کے مطابق مدرسہ رحمانیہ کے طالب علم محمد حسان بن قاری حق نواز نے پہلی اور طالب علم محمد احمد بن نور محمد نے دوسری، جبکہ جامعہ حمادیہ کے طالب علم فریداللہ بن عبدالمالک نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے انتظامات مدرسہ ہذا کے اساتذہ وطلبہ نے ضلع کورنگی کے مسؤل مولانا محمد عادل غنی کی نگرانی میں سرانجام دیئے۔

ضلع کیماڑی:

جامعہ فاروقیہ فیز ٹو میں ضلع کیماڑی کا تقریری مسابقہ ہوا جس میں ماڑی پور ٹاؤن، بلدیہ ٹاؤن اور کیماڑی ٹاؤن کے مسابقوں میں پوزیشن حاصل کرنے والے جامعہ فاروقیہ فیز ٹو، جامعہ تعلیم القرآن، جامعہ صفہ، جامعہ عثمانیہ شیر شاہ، جامعہ ابوہریرہ، مدرسہ ام جمیل، مدرسہ خیر العلوم کے کل 9 طالب علم شریک ہوئے مہمان خصوصی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ اور مہتمم جامعہ صفہ حضرت مولانا قاری حق نواز مدظلہ تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا محمد محسن طارق مدرس جامعہ ارشاد العلوم یوسفیہ اور مولانا نور رحیم امام وخطیب جامع مسجد قبا نے سرانجام دیئے۔نقابت کے فرائض محترم جناب صدیق صاحب نے سرانجام دیئے۔ دیگر مہمانان

گرامی میں مولانا سعیدالرحمٰن، مولانا سلیم اللہ، جامعہ کے اساتذہ سمیت دیگر معززین شریک رہے۔ نتائج کے مطابق جامعہ فاروقیہ فیز ٹو سے درجہ سابعہ کے طالب علم محمد زاہد بن فرین خان نے پہلی، جامعہ خیرالعلوم بلدیہ سے درجہ سابعہ کے طالب علم عبدالرحمٰن بن مغل باز خان نے دوسری جبکہ جامعہ تعلیم القرآن سے درجہ رابعہ کے طالب علم سہیل احمد بن محمد اسحاق نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے انتظامات جامعہ ہذا کے طلبہ نے نگران اساتذہ اور مسؤل ضلع کیماڑی مولانا محمد عبداللہ چغرزئی کی نگرانی میں سرانجام دیئے۔

تیسرا مرحلہ:

تیسرے مرحلے میں کراچی کے سات اضلاع میں اول اور دوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کے درمیان مرکزی مسابقہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے دفتر واقع پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ میں منعقد ہوا۔ اس کا عنوان ’’فتنۂ قادیانیت اور تحریفِ قرآن‘‘ تھا۔ مہمان خصوصی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی واستاذ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ تھے۔ نقابت کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا محمد قاسم اور مولانا مفتی محمد اسحاق مصطفیٰ سرانجام دے رہے تھے۔ تلاوت اور مولانا محمد شاہ رخ کی نعت کے بعد مسابقہ کا آغاز ہوا، جس میں ضلعی سطح پر پوزیشن حاصل کرنے والے ان طلبہ نے حصہ لیا: ۱: محمد بن محمد طیب ۲:۔ مستفیض الرحمٰن بن خان محمد، ۳:۔ نورالدین بن عبدالرحمٰن، ۴:۔ خیر بخش بن محمد حسن، ۵:۔ عبدالواحد بن خان شاد گل، ۶:۔ محمد لقمان بن محمد اقبال، ۷:۔ عبدالمعید بن عبدالسمیع رحیمی، ۸:۔ محمد حسان بن قاری حق نواز، ۹: محمد احمد بن نور محمد، ۱۰:۔ محمد زاہد بن فرین خان، ۱۱:۔ محمد الٰہی بن محمد رضوان، ۱۲:۔ محمد یاسین بن شیر احمد۔ 13:۔ مطیع اللہ بن نیک زادہ، 14:۔ عبدالرحمٰن بن مغل باز خان۔

ان تمام طلبہ نے بھرپور تیاری کے ساتھ مسابقہ میں حصہ لیا۔ بعدازاں مہمان خصوصی حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ اور مفتی شفیق احمد بستوی مدظلہ نے مفصل خطاب کیا۔ آپ نے اپنے اہم خطاب میں ارشاد فرمایا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہمارے بزرگوں کی امانت ہے۔ اس جماعت کے تحت کام کرنے والا کارکن بھی بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو ہر دور میں قطب و ابدال کے منصب پر فائز امراً اور نائب امراء عطا فرمائے ہیں۔ اس جماعت سے وابستہ ہونے والے افراد کسی عہدے کی لالچ اور نام ونمود کے بغیر محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کی خاطر کام کریں تو اللہ تعالیٰ دنیا میں مرتبہ عطا فرمائے گا اور آخرت میں بھی سرخرو کرے گا۔

بعدازاں مرکزی مبلغ حضرت مولانا قاضی احسان احمد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہمارے اکابر نے بڑی قربانیاں دی ہیں۔ ہمارے اسلاف نے دنیا کا ہر ستم برداشت کیا، پھانسی کے پھندوں پر جھول گئے، جیل کی کال کوٹھڑیوں کو آباد کیا، اپنی آل اولاد کو قربان کیا، غرض یہ کہ عشق ووفا کی لازوال داستانیں رقم کر دیں، مگر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر حرف نہیں آنے دیا۔ ہمارے اسلاف کی انہی قربانیوں کی بدولت یہ مشن آج ہم تک پہنچا ہے، ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اس مشن کو لے کر آگے بڑھیں اور اس بات کا عزم کریں کہ مرتے دم تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کا تحفظ کریں گے۔

اس کے بعد تقریری مسابقہ کے نتیجے کا اعلان بھی حضرت نے کیا اور طلبہ کو انعامات بھی دیئے گئے۔ جامعہ خیرالعلوم سے درجہ سابعہ کے طالب عبدالرحمٰن بن مغل باز خان نے اول پوزیشن حاصل کی، جامعہ رحمانیہ شاخ بنوری ٹاؤن سے درجہ رابعہ کے محمد حسان بن قاری حق نواز نے دوسری پوزیشن حاصل کی جبکہ جامعہ عثمانیہ مکی مسجد سے درجہ ثانیہ کے طالب علم عبدالواحد بن خان شاد گل نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ تمام شرکائے مسابقہ کو انعام میں ایک عدد خوبصورت ٹوپی، کتابوں کا ایک ضخیم سیٹ اور نقد رقم دی گئی۔ منصفین کے فرائض مولانا شفیق احمد بستوی مہتمم جامعہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات اور مہتمم جامعہ عربیہ عباسیہ شہزادہ مسجد مفتی محمد خالد عباسی نے انجام دیئے۔ مہمانان گرامی میں شہر بھر کے سیکڑوں علماء کرام پروگرام میں شریک ہوئے۔

پروگرام کے بعد تمام طلبہ وعلماء کرام کے لئے طعام کا انتظام کیا گیا تھا۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات کو سنبھالنے کے لئے تقریباً ۱۵۰ خدام ختم نبوت پر مشتمل ۷ ٹیمیں تشکیل دی گئی تھیں۔ پارکنگ اور سیکورٹی کے فرائض مولانا محمد رضوان قاسمی کی نگرانی میں حلقہ منظور کالونی کے کارکنان نے انجام دیئے۔ طلبہ کے کھانے کا نظم مولانا مشتاق احمد شاہ، مولانا شاکر اللہ اور مولانا محمد وسیم کی نگرانی میں اورنگی ٹاؤن، مؤمن آباد ٹاؤن اور سائٹ ٹاؤن کے کارکنان نے سنبھالا۔ علماء کرام

اور دیگر مہمانانِ خصوصی کے طعام کا نظم مولانا عبداللہ چغرزئی اور مولانا محمد شعیب صاحب کی نگرانی میں حلقہ کیماڑی کے ساتھیوں نے سنبھالا۔ استقبالیہ کے فرائض ضلع غربی کے مسؤل مولانا محمد شعیب کمال اور مسؤل ضلع جنوبی مولانا محمد کلیم اللہ نعمان کی نگرانی میں صدر ٹاؤن، لیاری ٹاؤن اور جامعہ صدیقیہ لیاقت آباد کے طلبہ اور صدر ٹاؤن کے کارکنان نے انجام دیئے۔

اسٹیج اور پروگرام کے دیگر انتظامی امور مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ اور مولانا محمد عادل غنی کی نگرانی میں ضلع ملیر کے کارکنان نے انجام دیئے۔ پروگرام میں ہزاروں علماء کرام اور طلبہ شریک ہوئے۔ تمام اکابر علمائے کرام نے پروگرام کی کامیابی اور احسن انتظامات کو سراہا اور انتظامیہ کو مبارکباد دی۔ اللہ رب العزت تمام خدام ختم نبوت کی ان کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت سے نوازے، آمین ثم آمین، یا الٰہ العالمین!

☆☆ .... ☆☆

لکی مروت میں مختلف پروگرام

۷/ستمبر نورنگ اور عزنی خیل یوم تشکر ریلیوں کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت میں ۱۱/ستمبر کو جامع مسجد طوطی آباد لکی سٹی میں ختم نبوت کانفرنس تحصیل امیر شیخ الحدیث حضرت مولانا احمد سعید مدظلہ کی صدارت میں منعقد ہوئی تلاوت کلام پاک کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد، مفتی محمد راشد مدنی، صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال، شیخ الحدیث حضرت مولانا احمد سعید مدظلہ، مولانا حافظ قدرت اللہ، مفتی محمد رحمٰن نے عقیدہ ختم نبوت اور ردِ قادیانیت کے موضوع پر مفصل بیانات فرمائے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمتین (یہ ان کی آخری کانفرنس تھی، کانفرنس کے چند دن بعد خالق حقیقی سے جا ملے۔ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین) جے یو آئی ضلع لکی مروت کے امیر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد انور مدظلہ، ضلعی ناظم مفتی ضیاء اللہ، ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادہمی، ناظم دفتر مولانا ماسٹر عمر خان، ناظم تبلیغ مولانا محمد طیب، ناظم اطلاعات ونشریات صاحبزادہ امین اللہ جان، تحصیل امیر مولانا عبدالحق اور جنرل سیکرٹری مولانا نجیب اللہ سمیت کثیر تعداد میں علمائے کرام، دینی مدارس کے اساتذہ وطلبا اور عاشقانِ رسول نے شرکت کی تھی۔

23/ستمبر کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ تترخیل کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صوبائی امیر محترم حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی مدظلہ، ضلع مردان کے امیر حضرت مولانا قاری اکرام الحق، ضلعی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عبدالرحیم، ضلعی ناظم حضرت مولانا مفتی ضیاء اللہ، ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادہمی، ناظم تبلیغ مولانا محمد طیب، ناظم اطلاعات و نشریات صاحبزادہ امین اللہ جان، تحصیل امیر مولانا علی نواز، قاری محمد سجاد، مولانا اہل اللہ ودیگر علمائے کرام نے عقیدہ ختم نبوت اور ردِ قادیانیت پر بیانات کئے۔

30/ستمبر کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ عزنی خیل کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس سے خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کے سجادہ نشین، پیر و مرشد حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد مدظلہ، صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال، ضلعی ناظم اعلیٰ مولانا عبدالرحیم، ضلعی ناظم مولانا مفتی ضیاء اللہ، ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادہمی، ناظم تبلیغ مولانا محمد طیب، ناظم اطلاعات ونشریات صاحبزادہ امین اللہ جان، تحصیل امیر مولانا علی نواز، مولانا حافظ محمد رضا، مولانا عبیداللہ، شیخ الحدیث مولانا سمیع اللہ مدظلہ اور مولانا اہل اللہ نے پہلی نشست سے بیانات کئے۔ نماز عصر کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صوبائی امیر محترم حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی مدظلہ نے مفصل بیان واختتامی دعا فرمائی۔

یکم اکتوبر کو سرائے نورنگ میں رویت ہلال کمیٹی تحصیل نورنگ کے صدر وقائم مقام امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ضلع لکی مروت کے امیر حضرت مولانا مفتی عبدالغفار کی صدارت میں سیرت خاتم الانبیاء وعظمت صحابہ کانفرنس منعقد ہوئی کانفرنس سے پیر طریقت حضرت مولانا سید عبداللہ شاہ، دعوت وتبلیغ کے مبلغ حضرت مولانا عبیدالرحمٰن، حضرت مولانا عبدالرحیم، مولانا عبدالصبور اور دیگر علمائے کرام نے سیرت نبوی پر بیانات کئے۔

7/اکتوبر کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل عزنی خیل کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس سے صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال، ضلعی ناظم مفتی ضیاء اللہ، ڈاکٹر خالد رضا، مولانا ارشاد اللہ اور حاجی معین اللہ جان نے بیانات کئے۔ اسی روز صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال نے نماز عشاء کے بعد کتی خیل میں بیان کیا سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں شرکت کے لئے خوب دعوت چلائی۔

12/اکتوبر کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل لکی مروت کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس سے شیخ الحدیث حضرت مولانا احمد سعید مدظلہ، حضرت مولانا قاری قدرت اللہ سمیت علاقہ بھر کے علمائے کرام نے چناب نگر ختم نبوت کانفرنس میں کثیر تعداد میں شرکت کے لئے اہل علاقہ سے اپیل کی۔

(رپورٹ:..... مولانا محمد ابراہیم ادہمی)

شرائط واوصافِ نبوت!

نبی کے لئے صادق اورامین ہوناضروری ہے،جھوٹاشخص اورخائن کبھی بھی نبی نہیں بن سکتا

مولانامحمدعبداللہ چغرزئی

بادشاہِ وقت ہرکس وناکس کواپناوزیراور سفیرنہیں بناتا بلکہ وزارت اورسفارت کے لئے ایسے شخص کومنتخب کرتا ہے جوعقل وفہم میں یگانہ روزگار ہو، بادشاہ اوراس کی حکومت کاوفادارہو، اس کی ہرآواز پرلبیک کہہ کرحکم کی تعمیل کرتا ہو، اس کے ساتھ ساتھ امانت دار ہو، جھوٹا، مکار، فراڈی نہ ہو، ایسازیرک وزیرہوکہ احکام شاہی کے سمجھنے میں غلطی نہ کرتا ہو، جب تک ایک وزیر ومشیر مذکورہ صفات کا حامل نہ ہو، اس وقت تک کوئی بادشاہ اس کو وزارت اور سفارت کے عہدے پرفائزنہیں کرتا۔ جب فانی حکومت کی وزارت اورسفارت کے لئے یہ شرائط ہیں تو اس احکم الحاکمین اورشہنشاہ حقیقی کی نبوت وخلافت کے لئے اس سے ہزار ہادرجہ بڑھ کرشرائط ہوں گی۔ یہی وجہ ہے کہ نبی کا حافظہ سب سے قوی ہوتا ہے اور فصاحت اور بلاغت اور تاثیرسخن میں بھی نبی تمام ابنائے عصرسے فائز ہوتا ہے۔ اس کے ظاہری وباطنی قویٰ سب سے زیادہ قوی ہوتے ہیں، اس کاخلق نہایت نیک اوراس کی صورت بڑی وجیہہ اوراس کی آواز نہایت عمدہ اورخوش اورغایت درجہ مؤثر ہوتی ہے، ہرچند کہ نبی جس طرح سیرت اورمعنی کے لحاظ سے سب سے بڑھ کر ہوتے ہیں، اسی طرح صورت اور ظاہر میں بھی خوب تر اور پسندیدہ ہوتے ہیں۔ پیغمبرصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہدمبارک کے اواخر سے لے کرآج تک مختلف قسم کے لوگوں نے نبوت اور رسالت کے دعوے کر کے نبوت اوررسالت کوایک کھیل سمجھا۔ وحی اورالہام کے اشتہارشائع کرنے شروع کردیئے، اس لئے ہم مختصرطور پرنبوت کی کچھ شرائط ذکرکرتے ہیں جو عین عقل سلیم کے مطابق ہیں:

عقل کامل:

نبی کے لئے یہ ضروری ہے کہ کامل العقل ہو، بلکہ اکمل العقل ہوناضروری ہے یعنی عقل اور فہم میں اس درجہ بلند ہوکہ اس زمانہ میں کوئی اس کی نظیر نہ ہو، اس لئے کہ یہ ناممکن ہے کہ کسی امتی کی عقل کسی نبی کی عقل سے بڑھ کر ہو۔ نبوت کی پہلی شرط یہ ہے کہ نبی اپنی تمام امت سے عقل اوردانائی میں بالاتر ہو۔

حفظ کامل:

نبوت کی دوسری شرط یہ ہے کہ اس کاحافظہ کامل الحفظ اور بلکہ اکمل الحفظ ہو، اگرنبی کا حافظہ خراب ہوتو اس کو اللہ تعالیٰ کی وحی بھی پوری یادنہ رہے گی۔ بسا اوقات ایک لفظ کی کمی سے بھی حکم میں زمین وآسمان کافرق ہوجاتا ہے۔ جب نبی کا حافظہ خراب ہوتو وہ بجائے ہدایت کے گمراہی کا سبب ہوگا۔ شروع میں جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پروحی نازل ہوتی تھی توحضوراکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ پڑھتے کہ کہیں کوئی لفظ قرآن کا بھول نہ جاؤں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ’’لاتحرک به لسانک لتعجل به....الخ‘‘

۱۸۸۰ء میں اٹھنے والے فتنہ قادیانیت کے بانی مرزا غلام احمد نے ۱۹۰۱ء میں پاک پیغمبرصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پرحملہ کرکے نبوت اوررسالت کاجھوٹادعویٰ کیا قرآن کریم میں تحریف وتبدل کے طوفان برپاکرکے ابنائے کفر کے سہارے کھڑا ہوکرمسلمانوں کو گمراہ کیا، حالانکہ مرزاقادیانی کے اندرنبوت کی شرائط بالکل مفقود نظرآتی ہیں۔ مرزا کو اپنے مراق اورخرابی حافظہ کاخوداقراراوراعتراف ہے۔ مرزاصاحب حافظ قرآن نہ تھے، حالانکہ مرزاصاحب کا یہ دعویٰ تھا کہ میری بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ بلکہ اس سے بھی اکمل ہے۔ (خطبہ الہامیہ،ص:۱۷۲) پس سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ رسول اللہ کوبعثت ثانیہ

میں قرآن یاد نہ ہونا، کیا معاذ اللہ رسول اللہ کی بعثت ثانیہ میں اس کا حافظہ کمزور تھا؟

خود مرزا لکھتا ہے کہ ''میرا حافظہ بہت خراب ہے، اگر کئی دفعہ کسی سے ملاقات ہو تب بھی بھول جاتا ہوں۔ حافظہ کی یہ حالت ہے کہ بیان نہیں کرسکتا۔''

(مکتوبات، ج:۵،ص:۲۱)

اسی حافظہ کی کمزوری کی وجہ سے مرزا قادیانی کبھی ایک بات کہتا تو دوسری جگہ اسی بات کو برعکس بیان کرتا۔ یاد نہیں رہتا تھا کہ پہلے میں نے کیا کہا اور اب میں کیا کہہ رہا ہوں۔ الغرض یہ کہ مرزا کے تھیلے میں سب کچھ ہے، ختم نبوت بھی، دعویٰ نبوت بھی، حیات مسیح بھی، وفات مسیح بھی، نزول مسیح بھی اور نزول مسیح کا انکار بھی۔ مرزا صاحب کے متناقض اور متعارض اقوال اتنے ہیں کہ جن کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے کسی شخص کے اقوال میں اتنا تضاد نہیں جتنا کہ مرزا کے اقوال میں ہے۔

علم کامل:

نبوت کی تیسری شرط یہ ہے کہ نبی کا علم ایسا کامل اور مکمل ہو کہ امت کے حیطہ ادراک سے بالا اور برتر ہو۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے علوم اولین اور علوم آخرین سے سرفراز فرمایا تھا۔ مرزا صاحب کا دعویٰ تو یہ ہے کہ ''میں تمام اولین او ر آخرین سے علوم میں بڑھا ہوا ہوں۔'' (حقیقت الوحی،ص:۱۵۷،تذکرہ:۱۹۲)

لیکن مرزا کا یہ دعویٰ ایسا بدیہی البطلان ہے کہ جس کو سوائے نادان کے کوئی قبول نہیں کرتا۔ مرزا کی تصانیف کو قرآن و حدیث کے مقابلہ میں بطور موازنہ کے پیش کرنا تو دور کی بات، مرزا کی تصانیف کو علماء کی تصانیف کے ساتھ بطور موازنہ پیش کیا جائے۔ نثر کا نثر سے، نظم کا نظم سے، اردو کا اردو سے، فارسی کا فارسی سے، عربی کا عربی سے، انگریزی کا انگریزی سے، دو سطریں پڑھنے کے بعد مرزا صاحب کی عبارت کم علمی اور کم فہمی، عالم اسلام پر آشکارا ہوجائے گی۔

اگر کوئی ذی عقل انسان تعصب کی پٹی اتار کر مرزا کی تصانیف کا مطالعہ کرے تو سوائے اپنے کشف و الہام، حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کی توہین و تنقیص اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گالیوں کے اور کیا ہے؟ یہی وجہ ہے کہ مرزا کی کتابوں سے اللہ تعالیٰ کی معرفت اور آخرت کا شوق رغبت حاصل نہیں ہوتا۔ کتاب کے اندر حروفِ تہجی کے اعتبار سے گالیاں دی ہیں، مزید یہ کہ مرزا نے اپنی کتاب کے اندر اپنے مخالفین پر لعنت کی برسات کرتے ہوئے ہزار لعنتیں لکھیں اور ساتھ ایک، دو کا عدد بھی لگاتے رہے۔ ابنائے قادیانیت کو ہمارا چیلنج ہے کہ مرزا کی عبارات کا اور اس کے متبعین کی کتابوں کا عربی کے موجودہ علمائے کرام کی نثر اور نظم سے مقابلہ کرلیا جائے تو مرزا صاحب اور ان کے متبعین کا مبلغ علم واضح ہوجائے گا۔ زیادہ دور جانے کی ضرورت نہیں، قادیانیوں کا موجودہ نام نہاد خلیفہ مرزا مسرور جو لندن میں بیٹھ کر علمائے کرام اور ملک عزیز پاکستان کے خلاف سرگرمیوں میں مصروف ہے، قادیانیوں کے اس مربی کو قرآن پڑھنا نہیں آتا، جبکہ سات سال کے مسلمان بچے کے دل میں پورا قرآن کریم محفوظ ہے:

ہر شاخ پہ اُلو بیٹھا ہے
انجامِ گلستاں کیا ہوگا

معصوم وفرمانبردار:

نبوت کی چوتھی شرط یہ ہے کہ نبی معصوم ہونے کے ساتھ ساتھ مطیع اور فرمانبردار بھی ہو۔ جبکہ مرزا قادیانی نہ معصوم تھے اور نہ وہ نبوت کے لئے عصمت کو ضروری مانتے ہیں، تاکہ اپنی عصمت دکھلانی اور ثابت نہ کرنی پڑے۔ جس کا مطلب معاذ اللہ! یہ ہوا کہ اے لوگو! میرے دعویٰ نبوت پر تم میری عصمت کو نہ جانچنا، کوئی نبی معصوم نہیں گزرا۔ اے مسلمانو! ذرا غور تو کرو کہ اگر نبی کے لئے عصمت لازم نہیں تو پھر غیر معصوم کی اطاعت کیسے واجب ہوگی؟

اگر انبیائے کرام علیہم السلام معصوم نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ ان کی اطاعت کا حکم نہ دیتا اور نہ ان کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیتا۔

صادق وامین:

نبی کے لئے صادق اور امین ہونا ضروری

ABDULLAH SATTAR DINA
& Sons Jewellers
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silvers, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85, Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Phone :32514972, 32531133

ہے۔ جھوٹا شخص اور خائن کبھی بھی نبی نہیں بن سکتا۔ صادق بننے کے لئے ہر بات کا سچا ہونا ضروری ہے لیکن جھوٹا ہونے کے لئے ہر بات کا جھوٹا ہونا ضروری نہیں ہے۔ مرزا قادیانی کی بہت سی پیشین گوئیاں جھوٹی نکلیں، سوائے دو چند کے، جو اس کے کاذب ہونے کی علامت ہے۔ مرزا قادیانی سے جب اپنا سچا ثابت کرنا ممکن نہ ہوا تو دوسرے پیغمبروں کی پیشین گوئیوں کو جھوٹا ثابت کرنا شروع کیا کہ لوگوں پر یہ واضح ہو کہ جھوٹ بولنے سے نبوت میں فرق نہیں آتا اور معاذ اللہ! میں ہی جھوٹا نہیں، بلکہ اور پیغمبر بھی جھوٹے گزرے ہیں۔

وارث:

نبوت کے لئے چھٹی شرط یہ ہے کہ نبی نہ خود کسی کا وارث ہوتا ہے اور نہ اس کے جانے کے بعد اس کی اولاد اس کی وارث ہو، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ''ہم انبیاء کے گروہ کا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ خدا کے لئے وقف ہوتا ہے۔''

(البدایۃ والنہایۃ، ابن کثیر ۴۱۲۰۴)

برخلاف مرزا قادیانی کے کہ اس میں یہ وصف نہیں تھا، بلکہ اپنے باپ کی جائیداد کا وارث بھی بنا اور کئی عرصے تک عدالتوں کے چکر بھی لگائے حصول جائیداد کے لئے اور انگریز سے اپنی اولاد کے نام پر زمینیں بھی لی ہیں۔ قادیانی حضرات کو ہم سے زیادہ اس بارے میں معلومات ہیں، عیاں را چہ بیاں۔

زاہد:

نبی کے لئے ساتویں شرط یہ ہے کہ زاہد ہونا ضروری ہے، یعنی دنیا و مافیہا سے بے تعلق ہو، بس اس کا ایک ہی کام ہو کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ تک پہنچانا ہو، اور ظاہر ہے کہ شہوت پرستی بندوں کو خدا پرست نہیں بنا سکتی۔ مگر مرزا قادیانی دنیا سے کنارہ کشی کیا اختیار کرتا، اس نے تو دولت جمع کرنے میں کوئی دقیقہ اور حیلہ نہیں چھوڑا، جس جس تدبیر اور حیلہ سے روپیہ جمع کر سکتے تھے وہ سب کچھ کیا حتی کہ اپنی تصاویر فروخت کیں۔

(سیرت المہدی، ص:۲۶۲، ج:۱)

حسب ونسب:

آٹھویں شرط یہ ہے کہ نبی حسب ونسب کے اعتبار سے اعلیٰ اور برتر ہو، تبھی تو ہرقل شاہ روم نے ابوسفیان سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسب ونسب کے بارے میں پوچھا تھا: کیف نسبہ فیکم، اس نبی کا حسب ونسب کیا ہے؟ تو ابوسفیان نے جواب دیا: یعنی وہ حسب ونسب میں سب سے بڑھ کر ہے۔ شاہ روم نے کہا: انبیاء ہمیشہ بہترین خاندان میں سے مبعوث ہوتے ہیں تاکہ لوگ حسب ونسب کے لحاظ سے ان کو حقیر نہ سمجھیں۔ (بخاری رقم الحدیث:۷)

بخلاف مرزا کے کہ ان میں یہ شرط بھی مفقود ہے۔ مرزا قادیانی مغل اور پٹھان تھے۔

(کتاب البریہ، ص:۱۴۴، خزائن، ج:۱۳، ص:۱۶۲)

سیّد اور ہاشمی تو کیا، شیخ زادہ بھی نہ تھے، بلکہ مغل تھے۔

نبی مرد ہوتا ہے:

نبوت کی نویں شرط یہ ہے کہ نبی مرد ہو، اس لئے کہ عورتیں ناقص العقل ہوتی ہیں۔ اگر عورت کا نبی ہونا جائز رکھا جائے تو نبی کی عقل اور دین کا ناقص ہونا لازم آئے گا اور نبی کے دین اور عقل کا ناقص ہونا محال ہے۔ تو لامحالہ ماننا پڑے گا کہ نبی کے لئے مرد کا ہونا ضروری ہے، نبوت کی یہ شرط بھی مرزا قادیانی میں نہیں پائی جاتی، کیونکہ مرزا قادیانی کا ایک دعویٰ مریم ہونے کا اور حاملہ ہونے کا بھی تھا۔

(کشتی نوح ص:۴۷، خزائن، ج:۱۹، ص:۵۰)

اور ظاہر ہے کہ مریم اور حاملہ تو عورت ہی ہو سکتی ہے، لہٰذا مرزا قادیانی اپنے اس اقرار کے بموجب مرد نہ ہوئے تو پھر نبی کیسے بنے؟

اخلاق کاملہ اور کمالات فاضلہ:

نبوت کی دسویں شرط یہ بھی ہے کہ صاحبِ نبوت اخلاق کاملہ اور کمالات فاصلہ کے ساتھ موصوف ہو۔ بدخلق اور بدزبان نہ ہو، یہ شرط بھی مرزا میں مفقود ہے کیونکہ اپنی کتاب میں جابجا مرزا قادیانی نے اپنے مخالفین کو حروف تہجی کے اعتبار سے گالیاں دی ہیں۔ (تلک عشرۃ کاملۃ)۔☆☆☆

ABS ESTD 1880 سو سال سے زائد بہترین خدمت
ABDULLAH Brothers Sonara
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:32546455, Cell: 0301-2352363

خانقاہ حسینیہ شورکوٹ سٹی کا سالانہ اجتماع:

ہمارے حضرت مرشد العلماء شیخ الحدیث والتفسیر مولانا سیّد جاوید حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم کی برکت سے اللہ پاک نے ہزاروں مسلمانوں کو ذکر وفکر اور شکر کی توفیق نصیب فرمائی۔ کئی ایک حضرات سلوک کی منازل طے کر کے خلافت سے سرفراز فرمائے گئے۔ ان حضرات میں سے جناب پروفیسر محمد فیاض شورکوٹ سٹی بھی ہیں۔ موصوف نے شورکوٹ شہر سے تقریباً دو کلومیٹر کے فاصلہ پر خانقاہ حسینیہ کا آغاز کیا۔ جس کا سنگ بنیاد مرشد پاک دامت برکاتہم نے رکھا۔ خانقاہ ومدرسہ تقریباً دو کنال پر مشتمل ہے۔ موصوف ہر سال صوفیائے کرام کا اجتماع منعقد کراتے ہیں۔ امسال ۵،۶/ اکتوبر کو صوفیائے کرام کا اجتماع رکھا۔ حضرت اقدس دامت برکاتہم سے اصلاحی تعلق کی نسبت سے راقم کو بھی حکم فرمایا۔ چنانچہ ۵/ اکتوبر بروز جمعرات بعد نماز مغرب اجتماع شروع ہوا، جس میں حضرت کے خلفائے کرام مولانا محمد طیب، مولانا یاسین الٰہی نے دونوں دن اصلاحی بیان فرمائے۔ حضرت والا دامت برکاتہم علالت کے باوجود بروز جمعرات تشریف لائے اور آخر میں مجلس ذکر کے ساتھ دعا بھی کرائی۔ راقم کو بھی ۵/ اکتوبر قبل از عشاء بیان کی سعادت نصیب ہوئی۔

مرکزی جامع مسجد سیٹلائٹ ٹاؤن بہاولپور میں خطبہ جمعہ:

مرکزی جامع مسجد قدیمی مسجد ہے، جو قیام پاکستان سے پہلے چھوٹی سی تھی جب سیٹلائٹ ٹاؤن بنا تو جامع مسجد کے لئے وسیع وعریض قطعہ اراضی مختص کیا گیا اور اس کی بنیاد ۱۹۸۰ء کی دھائی میں رکھی گئی۔ راقم نے وہ منظر دیکھا ہے جب طول وعرض میں صرف پلر کھڑے کئے گئے۔ جناب جواد

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

دعوتی وتبلیغی اسفار

صدیقیؒ اس کے بانیوں میں سے تھے، اور ان کی رفقاء میں جناب فیض الرحمٰن القریشی، قاری صفات محمد سمیت کئی ایک احباب ساعی رہے۔ الحمدللہ! یہ طویل وعریض جامع مسجد قلیل عرصہ میں تعمیر ہوئی۔ قاری صفات محمدؒ، قاری عبدالرحمٰنؒ اور دیگر کئی احباب اس میں امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ کافی عرصہ سے نوجوان عالم دین مولانا حبیب الرحمٰن مدظلہ امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ راقم بھی تقریباً ہر سال ایک جمعہ کے موقع پر حاضری دیتا ہے، امسال ۶/ اکتوبر کو جامع مسجد الصادق میں ۷/ اکتوبر کو بہاولپور میں منعقد ہونے والی ختم نبوت کانفرنس کے اعلان کے سلسلہ میں بیان کی سعادت نصیب ہوئی۔ مسجد ہذا بہاولپور کی مساجد میں سے بڑی مسجد ہے۔

ختم نبوت کانفرنس بہاولپور:

بہاولپور میں عرصہ دراز سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یونٹ کام کررہا ہے۔ حکیم محمد ابراہیم جالندھریؒ مجلس کے پہلے امیر تھے، اور آپ کی مساعی جمیلہ سے غلہ منڈی بہاولپور میں عمارت بنی۔ عمارت کی چھت پر گارڈر اور بھالے ہیں، غالباً ۱۹۵۶ء میں تعمیر ہوئی۔ نیچے غلہ منڈی کی طرف جنوب کی طرف دکان ہے اور شمال کی طرف ماڈل ٹاؤن کے نام سے آبادی ہے۔ اس طرف بھی دو تین چھوٹی دکانیں ہیں اوپر بالاخانے ہیں، شمالی بالاخانہ میں دفتر ختم نبوت قائم ہے، جبکہ جنوبی بالاخانہ کا دروازہ غلہ منڈی میں کھلتا ہے۔ حکیم محمد ابراہیمؒ کی وفات کے بعد الحاج محمد ذکراللہ امیر اور حاجی عمر دینؒ ناظم اعلیٰ تھے۔ راقم کے دور میں حاجی سیف الرحمٰنؒ امیر، چوہدری پروفیسر محمد علیم ناظم اعلیٰ بنے، حاجی سیف الرحمٰنؒ کی وفات کے بعد دارالعلوم مدنیہ بہاولپور کے مدیر وشیخ الحدیث مولانا مفتی عطاء الرحمٰن مدظلہ مجلس کے امیر، چوہدری محمد علیم ناظم اعلیٰ کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ بہاولپور میں ختم نبوت کانفرنس ہر سال منعقد ہوتی ہے۔ کئی ایک مرتبہ گلزار صادق میں بھی منعقد ہوئی، دو تین سال پہلے کرکٹ گراؤنڈ میں بھی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ امسال ۷/ اکتوبر کو جامع مسجد الصادق میں عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت مرکزی نائب امیر حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ اور مقامی امیر مولانا مفتی عطاء الرحمٰن مدظلہ نے کی۔ تلاوت مولانا سیّد احمد سعید شاہ کاظمی لودھراں، قاری محمد اقبال گھلونے نے کی۔ نعتیہ کلام جناب محمد سلیم خانیوال، جناب صوفی امام الدین اور جناب حضور احمد عنصر نے پیش کیا۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے سرانجام دیئے۔ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے تحریک ختم نبوت اور ختم نبوت کانفرنس بہاولپور کے اغراض ومقاصد بیان کئے۔

(جاری ہے)

سیرتِ محمدی کا پیغام

جس وقت نبی کریم ﷺ کی بعثت دنیا میں ہوئی تب بھی دنیا کوئی قبرستان یا ویران نہیں تھی تھوڑے بہت فرق سے سب کچھ یونہی چل رہا تھا۔ تجارت، زراعت، کاروبار اور حکومتیں سب کچھ تھا، اور یہ سب چلانے والے اپنے اپنے طرز زندگی پہ بالکل مطمئن تھے ان کو کسی تبدیلی کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی تھی۔ اللہ جل جلالہ کو اس وقت کے لوگوں کی یہ ترتیب بالکل پسند نہیں تھی۔ اس لئے اللہ جل جلالہ نے اپنے آخری نبی کو مبعوث فرمایا، ایک قوم مسلمان کو کھڑی کیا۔ اگر مسلمانوں کو صرف تجارت کے لئے پیدا کیا تھا تو اس وقت کے اہل مکہ جو شام و یمن میں تجارت کرتے تھے ان کو اور یہود مدینہ جو سوداگر تھے اور بہت اچھی معیشت چلاتے تھے یہ پوچھنے کا حق تھا کہ ہم کونسی تجارت میں کمی کر رہے تھے جو یہ نئی امت کھڑی کی جا رہی ہے۔ اگر دنیا کی مشینری میں صرف فٹ ہونا تھا اور اجرت پہ دفاتر کے نظم اور حکومتوں کو چلانا تھا تو اہل روم اور ایران یہ پوچھ سکتے تھے کہ ان فرائض کی انجام دہی کے لیے ہم لوگ کافی ہیں اور بہت سے لوگ بے روزگار ہیں اور لوگوں کی کیا ضرورت ہے؟ لیکن مسلمان دراصل بالکل نئے اور الگ کام کے لیے پیدا کیے جا رہے تھے جو دنیا میں کوئی اور انجام نہیں دے رہا تھا اور نا انجام دے سکتا تھا۔ اسی لیے اللہ جل جلالہ نے فرمایا: ”تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا کی گئی ہو بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ جل جلالہ پہ ایمان رکھتے ہو۔“ اسی مقصد کے لیے صحابہ بے گھر ہوئے، کاروبار کا نقصان برداشت کیا اپنی جمی جمائی تجارتوں کو سمیٹ دیا، اپنی کھیتی باڑی کو ویران کیا۔ اپنے عیش وعشرت کو خیر آباد کہا، دنیا کی ہمارے جیسی بہت سی کامیابیوں سے آنکھیں بند کر لیں، اپنے بچوں کو یتیم کیا، عورتوں کو بیوہ ہونے دیا۔ ان مقاصد اور عیش و عشرت جن پہ آج کے مسلمان مطمئن ہیں ان کے لیے تو اوپر بتائی قربانیوں کی ضرورت ہی نہیں تھی ان سب کے حصول کا راستہ تو بہت آسان اور بغیر خطرے کے تھا، نا ہی ان میں دنیا سے کوئی تصادم تھا۔ نا ہی ان مقاصد پہ اہل مکہ کو کوئی اختلاف تھا بلکہ یہ تو وہ چیزیں ہیں جن کی خود نبی کریم ﷺ اور مسلمانوں کو پیش کش کئی بار کی گئی۔ جو آج کے مسلمانوں کا نصب العین ہیں۔ ہر بار اسلام کے داعی نے ان کو ٹھکرایا۔ سوچنے کی بات ہے اگر پھر سے مسلمانوں نے اسی لائف اسٹائل پہ انہیں مقاصد پہ آ جانا تھا تو جو اس وقت کے نا سمجھ لوگوں کے تھے انہیں چیزوں کو کامیابی قرار دینا تھا جن کو نبی کریم ﷺ متعدد بہترین مواقع پہ رد کر چکے تھے تو یہ اسلام کی ابتدائی تاریخ پہ پانی پھیرنے کے مترادف ہے اور اس بات کا اعلان ہے کہ انسانوں کا وہ بیش قیمت خون جو بدر و حنین واحزاب اور قادسیہ و یرموک میں بہایا گیا..... بے ضرورت بہایا گیا۔ آج اگر سرداران قریش کو بولنے کی طاقت ہوتی تو وہ مسلمانوں کو خطاب کر کے کہتے کہ تم جن چیزوں کے پیچھے سرگرداں ہو اور اپنی زندگی کا مقصد سمجھ رکھا ہے ان سب کو تو ہم گناہ گاروں نے تمہارے پیغمبر ﷺ کے سامنے پیش کیا تھا یہ سب انہیں خون کا ایک قطرہ بہائے بغیر حاصل ہو سکتی تھیں تو اس تمام جدوجہد کا حاصل کیا تھا اگر زندگی اسی زمانے کے لوگوں کے اخلاق اور ترجیحات کی سطح پہ ہی گزارنی تھی۔ اگر سرداران قریش کو جرح کرنے کا موقع ملے تو آج ہمارا کوئی بڑے سے بڑا وکیل بھی اس کا تشفی بخش جواب نہیں دے سکتا اور..... امت کے پاس شرمندہ ہونے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ یہی خطرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلمانوں سے تعلق تھا کہ وہ دنیا میں پڑ کر اپنا مقصد نا بھول جائیں اور دنیا کی عام سطح میں نا آ جائیں اسی لیے آپ ﷺ نے وفات کے قریب جو تقریر فرمائی اس میں مسلمانوں سے فرمایا کہ مجھے تم لوگوں کے متعلق فقر و افلاس کا خطرہ نہیں بلکہ اس چیز کا اندیشہ ہے کہ تم کو دنیا میں وہی کشائش نا حاصل ہو جائے جو پہلے لوگوں کو حاصل تھی۔ حاصل کلام یہ ہے کہ مسلمان کی زندگی کی اصلی ساخت یہی ہے کہ یا تو اسلام کی دعوت اور عملی جدوجہد میں مشغول ہو یا اس عملی جدوجہد کرنے والوں کے لیے پشت پناہ و مددگار ہو اور ساتھ ساتھ خود بھی عملی جدوجہد میں حصہ لینے کا عزم اور شوق رکھتا ہو۔ اپنی زندگی میں مطمئن اور محض کاروباری زندگی اسلامی زندگی نہیں، اور کسی طرح بھی یہ ایک مسلمان کا مقصود حیات نہیں ہو سکتا۔ جائز مشاغل زندگی اور جائز وسائل معیشت ہرگز ممنوع نہیں بلکہ نیت کی اصلاح کے ساتھ اجر کی طلب کے ساتھ عبادت اور قرب الٰہی کا ذریعہ ہیں مگر اس وقت جب یہ سب دین کے سایہ میں ہوں اور صحیح مقاصد کا وسیلہ ہوں نا کہ خود مقصود بالذات ہوں۔ سیرت محمدی ﷺ کا یہ سب سے بڑا پیغام ہے اور خالص مسلمانوں کے نام ہے۔ اس کی طرف توجہ نا کرنا اس کے مقصد کو ضائع کر دینا ہے اور سب سے بڑی حقیقت کی طرف سے چشم پوشی کرنا ہے جو سیرت محمدی ﷺ مسلمانوں کے سامنے پیش کرتی ہے۔

(تلخیص مضمون سیرتِ محمدی ﷺ کا پیغام)

حضرت مولانا سیّد ابوالحسن علی ندویؒ

مطبوعات
عالمی مجلس
تحفظ ختم نبوت

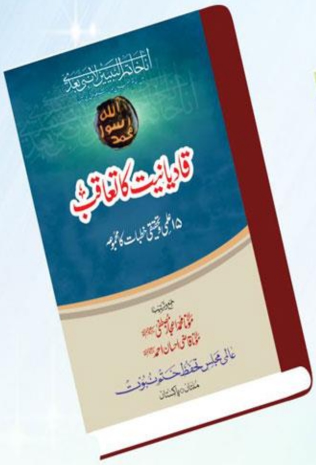

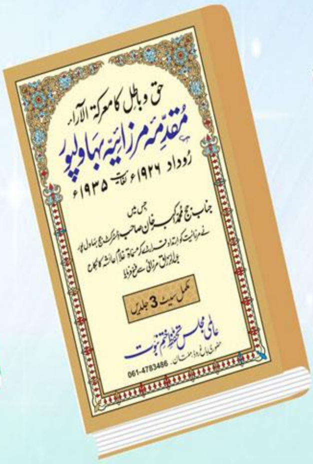

www.amtkn.com, www.laulak.info, www.khatm-e-nubuwwat.info,
www.khatm-e-nubuwwat.com, ameer@khatm-e-nubuwwat.com